ہفت روزہ
خدام الدین لاہور
بیادگار
شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی
شیرانوالہ دروازہ لاہور
۱۴ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ
۲۳ جون ۱۹۶۷ء
یکے از مطبوعات انجمن خدام الدین ۞ لاہور
ہدیہ ۲۵ پیسے

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

ترجمہ۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پورا مسلمان تو وہ ہے کہ جس کی زبان اور ہاتھ کی ایذا سے تمام مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر (کامل) وہ ہے جو ان تمام باتوں کو چھوڑ دے جن سے کہ اللہ رب العزت نے منع کیا ہے۔ (بخاری مسلم)

وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَيُدْخَلَ الْجَنَّةَ فَلْتَأْتِهٖ مَنِيَّتُهٗ وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَأْتِ إِلَى النَّاسِ الَّذِيْ يُحِبُّ أَنْ يُؤْتٰى إِلَيْهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ

ترجمہ۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ جو شخص آگ سے دور رہنا اور جنت میں داخل ہونا چاہتا ہے۔ تو لازم ہے۔ کہ اس کی موت ایسی حالت میں آئے۔ کہ وہ اللہ تعالےٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہو اور لوگوں کے ساتھ اس طریقہ سے پیش آئے جیسا کہ اپنے ساتھ لوگوں کے برتاؤ کو پسند کرتا ہے۔ (مسلم)

وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَبَاغَضُوْا، وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا، وَلَا تَقَاطَعُوْا، وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

ترجمہ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آپس میں بغض نہ رکھو۔ اور نہ ہی حسد کرو۔ اور نہ ہی بے تعلقی اختیار کرو اور نہ ہی قطع تعلقات کرو۔ اور سب خدا کے بندو بھائی بھائی بن جاؤ۔ اور کسی مسلمان کو یہ چیز جائز نہیں ہے۔ کہ وہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑ دے (بخاری ومسلم)

وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا، إِلَّا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ أَخِيْهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ: أَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا! أَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا!" رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ "تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ فِيْ كُلِّ يَوْمِ خَمِيْسٍ وَاثْنَيْنِ" وَذَكَرَ نَحْوَهٗ

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ اور ہر اس بندہ کی مغفرت کی جاتی ہے جو اللہ تعالےٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، مگر وہ شخص کہ اس کے درمیان اور اس کے بھائی کے درمیان کوئی عداوت ہو۔ تو کہا جاتا ہے کہ ان کو مہلت دے دو۔ یہاں تک کہ یہ دونوں صلح کرلیں (مسلم) اور مسلم ہی کی ایک روایت میں ہے۔ کہ ہر پیر اور جمعرات کو بندوں کے اعمال اللہ تعالےٰ کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں۔

وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ، فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ أَوْ قَالَ الْعُشْبَ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ تم لوگ حسد سے بچو۔ اس لئے کہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔ یا آپ نے فرمایا گھانس کو (اس حدیث کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے)

وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيْثِ، وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَافَسُوْا، وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا، وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا كَمَا أَمَرَكُمْ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ: لَا يَظْلِمُهٗ، وَلَا يَخْذُلُهٗ وَلَا يَحْقِرُهٗ التَّقْوٰى هٰهُنَا وَيُشِيْرُ إِلٰى صَدْرِهٖ "بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ: دَمُهٗ وَعِرْضُهٗ وَمَالُهٗ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ إِلٰى أَجْسَادِكُمْ وَلَا إِلٰى صُوَرِكُمْ، وَأَعْمَالِكُمْ، وَلٰكِنْ يَنْظُرُ إِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ: لَا تَحَاسَدُوْا، وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا، وَلَا تَحَسَّسُوْا، وَلَا تَنَاجَشُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا. وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا تَقَاطَعُوْا، وَلَا تَدَابَرُوْا، وَلَا تَبَاغَضُوْا، وَلَا تَحَاسَدُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا" وَفِيْ رِوَايَةٍ: وَلَا تَهَاجَرُوْا وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ بِكُلِّ هٰذِهِ الرِّوَايَاتِ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ أَكْثَرَهَا

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ بدگمانی سے بچو، کیونکہ بدگمانی سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے۔ اور نہ لوگوں کے عیوب کی ٹوہ لگاؤ۔ اور نہ کسی کی جاسوسی کرو۔ اور نہ کسی چیز میں حرص کرو۔ اور نہ ایک دوسرے سے حسد کرو۔ اور نہ ہی باہم بغض رکھو۔ نہ ایک دوسرے سے بے تعلق رہو۔ بلکہ خدا کے بندو بھائی بھائی بن جاؤ۔ جیسا کہ تم کو حکم دیا گیا ہے، مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ اس پر ظلم کرے۔ اور نہ اس کو رسوا کرے۔ اور نہ ہی اس کو ذلیل کرے۔ تقویٰ اس جگہ ہے۔ تقویٰ اس

(باقی صفحہ ۱۸ پر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ **خدام الدین** لاہور

ایڈیٹر
مناظر حسین نظر
ٹیلیفون
٦٧٥٤٥

سالانہ
گیارہ روپے
ششماہی
چھ روپے

جلد ۱۳ | ۱۴ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ بمطابق ۲۳ جون ۱۹۶۷ء | شمارہ ۷

عربوں کی امداد آپ کا اسلامی فریضہ ہے

مشرقِ وسطیٰ کی عرب اسرائیل جنگ کے دوران عربوں کا بے پناہ نقصان ہوا ہے۔ ہزاروں افراد شہید اور زخمی ہو گئے ہیں۔ لاکھوں افراد بے خانماں ہوئے اور گھریلو سامان سے ہاتھ دھو بیٹھے اور بیشتر فاقوں اور زخموں کی تاب نہ لاکر دم توڑ رہے ہیں۔ اس جنگ میں عرب ملکوں کو بالعموم اور اردن، شام اور متحدہ عرب جمہوریہ کو بالخصوص جو بے اندازہ اور وسیع نقصان پہنچا ہے اس کی کما حقہ تلافی تو فوری طور پر ناممکن ہے اور اسے کئی سال لگیں گے مگر زخمی فوجیوں اور شہریوں کی طبی امداد اور بے خانماں لوگوں کی بحالی کے لئے فوری اور وسیع پیمانہ پر امداد وقت کا اہم ترین تقاضا اور غیرت و حمیتِ اسلامی کا مسئلہ ہے۔ چنانچہ پاکستان میں اس وقت کئی ادارے اور جماعتیں اپنے عرب بھائیوں کے لئے نقدی، ادویات اور ضروری سامان کی صورت میں عطیات جمع کرنے میں مصروف ہیں۔ ہماری حکومت کی طرف سے سامان اور ادویات کی کھیپ اردن پہنچ بھی چکی ہے۔ نیز صدر مملکت کی طرف سے بھی عرب جنگ امدادی فنڈ قائم ہو چکا ہے اور یہ ایک مستحسن اور بروقت اقدام ہے۔ ہمیں امید ہے کہ ملک کے ہر حصے اور شہریوں کے ہر طبقے کے زیادہ سے زیادہ لوگ اس فنڈ میں فراخدلانہ عطیات جمع کرائیں گے اور اسلامی اخوت و ہمدردی کا بے مثال ثبوت پیش کریں گے — ہمیں اس موقع پر اس حقیقت کو ہرگز نظر انداز نہ کرنا چاہیئے کہ ہم مسلمان ہیں اور اسلام ہی وہ وحدت قوت ہے جس نے زمین کے دور دراز گوشوں کو ایک کر دیا تھا۔

ہمارے آقا و مولا کے نزدیک مسلمانوں کی مثال باہمی مودت و مرحمت اور محبت و ہمدردی میں ایسی ہے جیسے ایک جسم واحد کی — اگر اس کے ایک عضو میں شکایت پیدا ہوتی ہے۔ تو سارا جسم اس تکلیف میں شریک ہو جاتا ہے۔ اور ایک مومن دوسرے مومن کے لئے ایسا ہے۔ جیسے کسی دیوار کی اینٹیں کہ ایک اینٹ دوسری اینٹ کو سہارا دیتی ہے۔ اور فی الحقیقت ایک مسلمان کے خصائص میں سے یہ اولین اور اشرف ترین خصوصیت ہے۔ اچھی طرح ذہن نشین فرما لیجئے۔ یہ برادری خدا اور اس کے رسول کی قائم ہوئی برادری ہے اور اسی لئے ایک مسلم ببانگ دہل یہ اعلان کر سکتا ہے کہ دنیا کے تمام رشتے ٹوٹ سکتے ہیں مگر یہ رشتہ کبھی نہیں ٹوٹ سکتا — یہ ممکن ہے — کہ ایک باپ اپنے لڑکے سے روٹھ جائے، ایک ماں اپنی گود سے بچے کو الگ کر دے، ایک بھائی دوسرے بھائی کا دشمن بن جائے اور دنیا کے تمام عہد مودت اور خون اور نسل کے باندھے ہوئے پیمانِ وفا و محبت ٹوٹ جائیں مگر دنیا کی کوئی طاقت نہیں جو اسلام کے رشتہ کو توڑ سکے۔ اور اس زنجیر کو کاٹ سکے جس میں خدا کے ہاتھوں نے ساری کائنات کے مسلمانوں کے دلوں کو جکڑ دیا ہے۔ پس آج اگر عربوں کے سروں

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

جواب دو!

مضطر گجراتی

صیہونیت کو کس نے ابھارا جواب دو / بازیگرانِ غرب! خدارا جواب دو

وہ دن بھی تھے کہ گم تھی اندھیروں میں زندگی / ہم نے کہ تم نے اس کو نکھارا جواب دو

انساں کا فرض عین ہے انساں کا احترام / تم کو یہ کیوں نہیں ہے گوارا جواب دو

جلتی رہی ہیں بستیاں تم دیکھتے رہے / دیتے ہیں یوں کسی کو سہارا جواب دو

شکوہ بہ لب ہیں اردن و مصر و عراق و شام / کس نے انہیں فریب سے مارا جواب دو

کیوں سرزمینِ مشرقِ وسطیٰ ہے لالہ فام / پھوٹا ہے کس کے خون کا دھارا جواب دو

وہ جرم کیا ہے؟ جس کے نتیجے میں ویت نام / معتوب آج تک ہے تمہارا جواب دو

کس کس کے ناخدا نہ بنے تم بزعم خویش / کس کس کو تم نے پار اتارا جواب دو

جو حریت طلب ہو وہی دار کے لئے! / دستور کیا یہی ہے تمہارا جواب دو

تم تو اجارہ دار تھے تہذیب و امن کے / کس نے کیا پھر ان سے کنارا جواب دو

کشمیریوں کے حق کی حمایت ہے سب کا فرض / اس میں قصور کیا ہے ہمارا جواب دو

اے ساکنانِ مصر و عرب! پوچھتا ہوں میں / اللہ کو بھی تم نے پکارا جواب دو

روزِ جزا قریب ہے، لازم ہے اس کی فکر
سمجھو گے کب قضا کا اشارا، جواب دو

۲۸ صفر المظفر ۱۳۸۷ھ بمطابق ۸ جون ۱۹۶۷ء

جذبۂ جہاد، کامل اتحاد، ثابت قدمی

(کے ساتھ)

اللہ پر اعتماد اور کثرت سے اللہ کی یاد

ہی

وہ عوامل ہیں جو مسلمان کو نصرتِ الٰہی سے ہمکنار کر سکتے ہیں

حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب مدظلہ العالی

الحمد للہ وکفٰی وسلامٌ علٰی عبادہ الذین اصطفٰی: امّا بعد: فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرّجیم:
بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم:

بزرگانِ محترم! مشرقِ وسطیٰ آج کل جن حالات سے دوچار ہے، عربوں پر اسرائیل نے جس طرح مغربی استعمار پسندوں کی شہ اور امداد سے عیارانہ اور مکارانہ جارحیّت اور درندگی کا مظاہرہ کیا ہے اور جس طرح عربوں نے فریب کھایا ہے اس پر ہر مسلمان کا دل خون کے آنسو روتا ہے۔ کیوں نہ ہو جب دنیا کے تمام مسلمان ایک اللہ، ایک رسول، ایک کتاب اور ایک ہی شریعت کے پیروکار اور ماننے والے ہیں اور ان کی مثال بطور سید الانبیاء والرسل ایک جسم واحد کی ہے جس کے ایک حصّہ کو تکلیف ہونے سے سارے جسم کو تکلیف ہونی چاہئے تو پھر عرب مسلمانوں کے غم میں ساری دنیا کے مسلمانوں کا درد و کرب میں مبتلا ہونا یقینی اور لابدی امر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر پاکستانی مسلمان اپنے عرب بھائیوں پر برطانیہ، امریکہ اور یہودیوں کی جارحیّت اور درندگی کے ارتکاب سے بلبلا اٹھا ہے اور وہ اپنے آپ کو عربوں کے دکھ اور درد میں برابر کا شریک سمجھ رہا ہے بلکہ اس سے بھی آگے ہر فرد واحد کا جی یہی چاہ رہا ہے کہ وہ میدانِ جنگ میں جاکر اپنے عرب بھائیوں کا بدلہ چکائے اور انہیں صیہونیت کے ناسور سے نجات دلائے ——— ہماری حکومت نے بھی عربوں کی حمایت کر کے اور اسرائیل کی مذمت کر کے پاکستانی رائے عامہ کی صحیح ترجمانی کی ہے اور بروقت اقدام کیا ہے۔ ہم اسرائیل کی مذمت کرنے میں ہر حیثیت سے حق بجانب ہیں اور عربوں کے سینے میں پیوست اس سرطان کے پھوڑے کو جس قدر جلد ہو سکے نکال باہر پھینکنے کے حق میں ہیں ——— ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہودیوں اور ان کے حواریوں کو خائب و خاسر اور تباہ و برباد کرے، اسلام اور مسلمانوں کی اپنے فضلِ خاص سے حفاظت فرمائے، عربوں کی دستِ غیب سے نصرت فرمائے اور دشمنانِ اسلام کو نیست و نابود کرے۔

ساتھ ہی میں یہ درخواست کروں گا کہ مسلمانوں کو اس قسم کے صبر آزما اور پریشان کن حالات سے دل برداشتہ نہیں ہونا چاہیئے۔ اہلِ حق کو ہر دَور میں صبر آزما حالات سے دوچار ہونا اور مشکلات و مصائب کی گھاٹیوں سے گزرنا پڑا ہے۔ خود حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تیرہ سالہ مکّی زندگی صبر آزما دَور کا جیتا جاگتا نمونہ ہے۔ اللہ کے دیگر برگزیدہ بندوں کو بھی تکلیفوں اور اذیتوں سے دوچار ہونا پڑا ہے۔ انہوں نے ہمیشہ مصائب و آلام کو خندہ پیشانی سے جھیلا ہے اور بالآخر نصرتِ الٰہی اور فتح و کامرانی سے ہمکنار ہوئے ہیں ——— پس ہمیں بھی اور عربوں کو بھی موجودہ صورتِ حال سے پریشان حال اور دل برداشتہ ہونے کی بجائے شکست کے اسباب و علل پر غور کرنا چاہیئے۔ اپنے گناہوں بداعمالیوں اور کوتاہیوں کو سامنے رکھنا چاہئے اور دیکھنا چاہئے کہ پانی کس کس گوشے سے مرا ہے تاکہ آئندہ کے لئے اس کا سدِّباب ہو سکے۔ مسلمان کا سب سے بڑا اعتماد اللہ کی امداد اور نصرت پر ہوتا ہے اور اب ہمیں دیکھنا اور سوچنا ہے کہ اس نعمتِ عظمٰی سے ہم کس وجوہ اور اسباب کی بناء پر محروم رہے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ اگر ہم نے ان اسباب و وجوہ کو تلاش کر کے اللہ تعالیٰ سے ان کی معافی مانگ لی، توبۃ النصوحہ کر لی اور اپنے روٹھے ہوئے رب کو منا لیا تو پھر دنیا کی کوئی طاقت ہمیں زیر نہیں کر سکے گی۔ میدانِ جنگ میں جذبۂ جہاد، اپنی صفوں میں کامل اتحاد، ثابت قدمی کے ساتھ اللہ کی یاد ہی وہ عوامل ہیں جو مسلمانوں کو کامیابی و کامرانی سے ہمکنار کر سکتے ہیں۔ پس ہمیں ارشادِ ربانی یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِیْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ ——— (پ ۱۰۔ رکوع ۲۔ سورۃ الانفال) کی روشنی میں مذکورہ بالا عوامل کو کام میں لانا چاہیئے اور اس کے ساتھ وَ اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ کے حکمِ باری کے تحت زیادہ سے زیادہ آلاتِ حرب اور جدید ترین سامانِ جنگ فراہم کر کے دشمن کا منہ پھیر دینا چاہئے۔

یاد رکھئے! اگر مسلمان اپنے تمام وسائل و ذرائع دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے وقف نہ کرے تو وہ عنداللہ مجرم ہوگا۔ اس لئے وقت آگیا ہے کہ ہم سیسہ پلائی دیوار بن کر، اپنے تمام وسائل بروئے کار لاکر اور سارا عالمِ اسلام متحد ہو کر باطل کا مقابلہ کریں اور پرچمِ حق کو بلند کریں ورنہ ہم عنداللہ جوابدہ ہوں گے۔

آئیے ہم سب مل کر جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ عربوں کو دامے، درمے، قدمے، سخنے ہر طرح سے مدد کریں اور مقاماتِ مقدسہ

۷ر ربیع الاوّل ۱۳۸۷ھ مطابق ۱۶ر جون ۱۹۶۷ء

فتح فقط اللہ تعالےٰ کی مدد پر موقوف ہے

حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب مدظلہ العالی

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ : اما بعد : فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم :-
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم :-

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِیْ مَوَاطِنَ كَثِیْرَةٍ ۙ وَّیَوْمَ حُنَیْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَیْئًا وَّضَاقَتْ عَلَیْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّیْتُمْ مُّدْبِرِیْنَ ۝ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِیْنَتَهٗ عَلٰی رَسُوْلِهٖ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ۚ وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِیْنَ ۝

(پ ۱۰ - س ۹ - آیت ۲۵-۲۶)

ترجمہ : اور اللہ بہت سے میدانوں میں تمہاری مدد کر چکا ہے اور حنین کے دن جب تم اپنی کثرت پر خوش ہوئے پھر وہ تمہارے کچھ کام نہ آئی اور تم پر زمین باوجود اپنی فراخی کے تنگ ہو گئی - پھر تم پیٹھ پھیر کر ہٹ گئے - پھر اللہ نے اپنی طرف سے اپنے رسول پر اور ایمان والوں پر تسکین نازل فرمائی - اور وہ فوجیں اتاریں کہ جنہیں تم نے نہیں دیکھا اور کافروں کو عذاب دیا اور کافروں کی یہی سزا ہے -

حاشیہ شیخ الاسلام رح

پچھلی آیت میں تنبیہ کی گئی تھی کہ جہاد فی سبیل اللہ کے وقت مومنین کو کنبہ ، برادری ، اموال اور املاک وغیرہ کسی چیز پر نظر نہ ہونی چاہئے - یہاں آگاہ فرمایا ہے کہ مجاہدین کو خود اپنی فوجی جمعیت و کثرت پر گھمنڈ نہ کرنا چاہئے - نصرت و کامیابی اکیلے خدا کی مدد سے ہے جس کا تجربہ پیشتر بھی بہت سے میدانوں میں تم کر چکے ہو - بدر ، قریظہ و نضیر اور حدیبیہ وغیرہ میں جو کچھ نتائج رونما ہوتے ، وہ محض امداد الٰہی و تائید غیبی کا کرشمہ تھا اور اب اخیر میں غزوۂ حنین کا واقعہ تو ایسا صریح اور عجیب و غریب نشان آسمانی نصرت و امداد کا ہے جس کا اقرار سخت معاند دشمنوں تک کو کرنا پڑا ہے - فتح مکہ کے بعد فوراً آپ کو اطلاع ملی کہ ہوازن و ثقیف وغیرہ بہت سے قبائل عرب نے ایک لشکرِ جرار تیار کر کے بڑے ساز و سامان سے مسلمانوں پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا ہے - یہ خبر پاتے ہی آپؐ نے دس ہزار مہاجرین و انصار کی فوج گراں لے کر جو مکہ فتح کرنے کے لئے مدینہ سے ہمراہ آئی تھی طائف کی طرف کوچ کر دیا - دو ہزار طلقاء بھی جو فتح مکہ کے وقت مسلمان ہوئے تھے آپ کے ہمراہ تھے - یہ پہلا موقع تھا کہ بارہ ہزار کی عظیم الشان جمعیت کیل کانٹے سے لیس ہو کر میدانِ جہاد میں نکلے - یہ منظر دیکھ کر بعض صحابہؓ سے نہ رہا گیا اور بے ساختہ بول اٹھے کہ جب ہم بہت تھوڑے تھے اس وقت ہمیشہ غالب رہے تو آج ہماری اتنی بڑی تعداد کسی سے مغلوب ہونے والی نہیں - یہ جملہ مردانِ توحید کی زبان سے نکلنا "بارگاہِ احدیت" میں ناپسند ہوا - ابھی مکہ سے تھوڑی دور نکلے تھے کہ دونوں لشکر مقابل ہو گئے - فریقِ مخالف کی جمعیت چار ہزار تھی جو سر کو کفن باندھ کر اور سب عورتوں بچوں کو ساتھ لے کر ایک فیصلہ کن جنگ کے لئے پوری تیاری سے نکلے تھے - اونٹ ، گھوڑے ، مواشی اور گھروں کا کل اندوختہ کوڑی کوڑی کر کے اپنے ہمراہ لے آئے تھے - ہوازن کا قبیلہ تیراندازی کے فن میں سارے عرب میں شہرت رکھتا تھا - اس کے بڑے ماہر تیراندازوں کا دستہ وادیٔ حنین کی پہاڑیوں میں گھات لگائے بیٹھا تھا - صحیحین میں براء بن عازب کی روایت ہے کہ پہلے معرکہ میں کفار کو ہزیمت ہوئی - وہ بہت سامان چھوڑ کر پسپا ہو گئے - یہ دیکھ کر مسلمان سپاہی غنیمت کی طرف جھک پڑے - اس وقت ہوازن کے تیراندازوں نے گھات سے نکل کر ایک دم دھاوا بول دیا - آنِ واحد میں چاروں طرف سے اس قدر تیر برسائے کہ مسلمانوں کو قدم جمانا مشکل ہو گیا - اوّل طلقاء میں بھاگڑ پڑی آخر سب کے پاؤں اکھڑ گئے - زمین باوجود فراخی کے تنگ ہو گئی کہ کہیں پناہ کی جگہ نہ ملتی تھی - حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم مع چند رفقاء کے دشمنوں کے نرغے میں تھے - ابوبکر ، عمر ، عباس ، علی ، عبداللہ بن مسعود وغیرہ رضی اللہ عنہم تقریباً سو یا اسّی صحابہ بلکہ بعض اہل سیر کی تصریح کے موافق کل دس نفوسِ قدسیہ (عشرہ کاملہ) میدانِ جنگ میں باقی رہ گئے - جو پہاڑ سے زیادہ مستقیم نظر آتے تھے - یہ خاص موقع تھا جب کہ دنیا نے پیغمبرانہ صداقت و توکل اور معجزانہ شجاعت کا ایک محیر العقول نظارہ ان ظاہری آنکھوں سے دیکھا - آپؐ سفید خچر پر سوار ہیں - عباسؓ ایک رکاب اور ابوسفیان بن الحارثؓ دوسری رکاب تھامے ہوئے ہیں - چار ہزار کا مسلح لشکر پورے جوش و انتقام میں ٹوٹا پڑتا ہے - ہر چہار طرف سے تیروں کا مینہ برس رہا ہے ، ساتھی منتشر ہو چکے ہیں مگر رفیقِ اعلیٰ آپؐ کے ساتھ

ہے۔ ربّانی تائید اور آسمانی سکینۃ کی غیر مرئی بارش آپ پر اور آپ کے گنے چُنے رفیقوں پر ہو رہی ہے جس کا اثر آخر کار بھاگنے والوں تک پہنچتا ہے۔ جدھر سے ہوازن وثقیف کا سیلاب بڑھ رہا ہے۔ آپؐ کی سواری کا منہ اس وقت بھی اسی طرف ہے اور ادھر ہی آگے بڑھنے کے لئے خچرّ کو مہمیز کر رہے ہیں۔ دل سے خدا کی طرف لَو لگی ہے اور زبان پر نہایت استغناء و اطمینان کے ساتھ انا النبی ولاکذب انا ابن عبد المطلب جاری ہے یعنی بے شک مَیں سچّا پیغمبر ہوں اور عبدالمطلب کی اولاد ہوں۔ اسی حالت میں آپ نے صحابہؓ کو آواز دی۔ الیّ عباد اللّٰہ انّی انا رسول اللّٰہ۔ خدا کے بندو! ادھر آؤ۔ یہاں آؤ کہ مَیں خدا کا رسول ہوں۔ پھر آپ کی ہدایت کے موافق حضرت عباسؓ نے جو نہایت جہیر الصّوت تھے۔ اصحاب سمرۃ کو پکارا جنہوں نے درخت کے نیچے بیعتِ جہاد کی تھی۔ آواز کا کانوں میں پہنچنا تھا کہ بھاگنے والوں نے سواریوں کا رخ میدانِ جنگ کی طرف پھیر دیا۔ جس کے اونٹ نے رخ بدلنے میں دیر کی وہ گلے میں زرہ ڈال کر اونٹ سے کود پڑا۔ اور سواری چھوڑ کر حضورؐ کی طرف لَوٹا۔ اسی اثناء میں حضورؐ نے تھوڑی سی مٹی اور کنکریاں اٹھا کر لشکرِ کفار پر پھینکیں۔ جو خدا کی قدرت سے ہر کافر کے چہرے اور آنکھوں پر پڑی۔ ادھر حق تعالےٰ نے آسمان سے فرشتوں کی فوجیں بھیج دیں جن کا نزول غیر مرئی طور پر مسلمانوں کی تقویتؔ و ہمت افزائی اور کفار کی مرعوبیت کا سبب ہوا۔ پھر کیا تھا کفار کنکریوں کے اثر سے آنکھیں مَلتے رہے۔ جو مسلمان قریب تھے انہوں نے پلٹ کر حملہ کر دیا۔ آناً فاناً میں مطلع صاف ہو گیا۔ بہت سے بھاگے ہوئے مسلمان لَوٹ کر حضورؐ کی خدمت میں پہنچے تو دیکھا لڑائی ختم ہو چکی ہے ہزاروں قیدی آپ کے آگے بندھے کھڑے ہیں۔ اور مالِ غنیمت کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں —— فسبحان من بیدہٖ ملکوت کل شیئی اس طرح کافروں کو دنیا میں سزا دی گئی۔

حاشیہ شیخ التفسیر قدس سرہٗ

قلّتِ تعداد مانع جہاد نہیں ہو سکتی۔ فتح خدا تعالےٰ کے ارادہ سے ہوتی ہے خواہ فوج اسلامی تھوڑی سی ہو بلکہ بعض اوقات کثرتِ فوج کے گھمنڈ نے مسلمانوں کو نیچا دکھایا —— غزوۂ حنین میں کثرتِ فوج کے گھمنڈ میں پہلے پسپائی ہوئی پھر اللہ تعالےٰ کی امداد سے فتح ہوئی۔

حاصل یہ نکلا کہ جنگ اور مقابلہ کے وقت فتح فقط اللہ تعالیٰ کی مدد پر موقوف ہے۔ آدمی اور سامان کی کمی بیشی سے کچھ نہیں ہوتا بلکہ تعداد کی کثرت یا ساز و سامان کی زیادتی کا غرور اور گھمنڈ انسان کو لے ڈوبتا ہے۔

محترم حضرات! عرب ملکوں کے خلاف اسرائیل کی فوج کشی کے نتیجہ میں عرب ملکوں کی افسوسناک ناکامی پر مختلف گوشوں سے مختلف آراء منظرِ عام پر آ رہی ہیں۔ ہر شخص اپنی اپنی رائے کے مطابق اس سلسلے میں بھانت بھانت کی بولیاں بول رہا ہے۔ کوئی شخص صدر ناصر کو ملزم گردانتا ہے اور کوئی دیگر عرب ممالک کو اس بارے میں الزام دیتا ہے۔ اکثر ایسے ہیں جو امریکہ و برطانیہ کو مجرم سمجھتے ہیں اور فی الواقعہ وہ یقیناً مجرم بھی ہیں۔ اور ان کی مجرمانہ سرگرمیوں کی جس قدر مذمت کی جائے کم ہے۔ روس نے بھی بے وفائی کی تمام سنتیں تازہ کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں کی۔ اور اس نے بھی مجرمانہ خاموشی کے ساتھ یہ سارا ڈرامہ دیکھا ہے۔ چنانچہ ہم وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ بڑی طاقتوں کے جارحانہ عزائم، اسرائیل کی سرپرستی اور ان کے توسیع پسندانہ مقاصد ہی اس ساری درندگی و بربریت کی ذمّہ دار ہیں اور ان کی زیادہ سے زیادہ مذمت کی جانی چاہیئے مگر ایک مومن و مسلم کے نکتۂ نگاہ سے سب سے بہتر تجزیہ وہ ہے جو مراکش کے شاہ حسن نے کیا ہے۔ انہوں نے برملا طور پر کہا ہے کہ "خدا نے ہمیں ہمارے اعمال بد کی سزا دی ہے اور ہمیں خبردار کیا ہے کہ اگر ہم آپس میں متحد نہ ہوئے ہم نے اپنے گناہوں پر ندامت کا اظہار نہ کیا اور ہم نے اپنا تعلق اپنے رب سے نہ جوڑا تو اس کا نتیجہ تباہی و بربادی کے سوا کچھ نہ ہو گا — ارشادِ ربانی تو یہ تھا کہ ہم اس کے احکام سے روگردانی نہ کریں اور اپنا ضابطۂ حیات خدائی احکام کے مطابق عملی بنیادوں پر قائم کریں مگر ہم نے خدا کے اس حکم کی تعمیل نہ کی — یہی وجہ ہے کہ ہمیں ذلت و نامرادی سے دو چار ہونا پڑا ہے۔"

اس بیان میں مومنانہ بصیرت جھلکتی ہوئی نظر آتی ہے اور تاریخ اسلام گواہ ہے کہ جب کبھی مسلمانوں نے اللہ کے احکام کی نافرمانی کی ہے انہیں ذلت و نامرادی سے دو چار ہونا پڑا ہے —— مسلمانوں کی شکست میں ہمیشہ ان کی کسی بدعملی یا شریعت کے کسی حکم کی نافرمانی کو دخل رہا ہے۔ اس لئے عربوں کو اور سارے عالمِ اسلام کو اپنی کوتاہیوں، نافرمانیوں اور شریعت حقہ کی خلاف ورزیوں پر نظر کرنی چاہیئے، اپنے گناہوں سے معافی مانگنی چاہیئے اور متحد و متفق ہو کر باطل کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔ پھر دیکھیئے! انشاء اللہ نصرتِ حق ضرور شاملِ حال ہو گی اور کوئی طاقتور سے طاقتور دشمن بھی مسلمانوں کو زک نہ پہنچا سکے گا۔ اسباب مسبب الاسباب کے اختیار میں ہیں۔ مسلمانوں کو اسباب کو کام میں ضرور لانا چاہیئے مگر بھروسہ ہر حال میں مسبب الاسباب پر رکھنا چاہیئے۔ کافر اسباب میں گم رہتا ہے اور مومن اسباب کو استعمال میں لا کر بھروسہ مسبب الاسباب پر کرتا ہے۔ اور فتح و شکست کو اسی کی طرف سے سمجھتا ہے۔ پس ہمیں غرور، ساز و سامان سے اجتناب کرتے ہوئے باہمی نفاق و بدگمانیوں کو دور کرتے ہوئے اور اللہ کے احکام کی پیروی کرتے ہوئے اور خالصتاً اللہ پر بھروسہ رکھتے ہوئے اپنے دشمن کے مقابلہ پر آنا چاہیئے۔ پس اگر ہم نے صحابہؓ کے نقشِ قدم پر چل کر اور احکامِ خدا و رسولؐ کو مشعلِ راہ بنا کر میدانِ رزمگاہ میں قدم رکھا تو انشاء اللہ العزیز فتح و نصرت ہمارے قدم چومے گی اور ہم ہر میدان میں کامیاب و بامراد ہوں گے ؎

فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو
اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی

ہمارے حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر اللہ پر بھروسہ رکھتے ہوئے خالصتاً لوجہ اللہ مسلمان میدان میں اُترے تو اللہ تعالےٰ اس کی نصرت فرماتے ہیں اور اگر وہ کسی اور مقصد کو لے کر میدان میں اترے اور اس کی جنگ اللہ کے لئے نہ ہو تو اللہ تعالےٰ غیر جانبدار ہو جاتے ہیں اور اس صورت میں جس کے پاس مادی اسباب و ذرائع اور وسائل زیادہ ہوں وہ کامیاب ہو جاتا ہے —— اس لئے ہمیں خالص اللہ کے لئے اور اسلام کے لئے میدان میں

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

تقریر: مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی

تحریر: محمد عثمان غنی، بی، اے

(۳)

قرآن مجید کے ان چند الفاظ میں میرے بزرگو! اگر میرے جیسا نالائق انسان بھی کئی دن تک لگا رہے تو اس کی تشریح نہیں ختم ہو سکتی۔ یہ پورا مجموعۂ حیات ہے مسلمانوں کے لیے۔ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت، امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت، امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا نظامِ حیات، پہلے دینوں کی کمزوریاں، مسلمانوں کی کامیابی کے راز، مسلمانوں کی علامات، ساری کی ساری اس آیتِ مقدسہ میں ظاہر کر دی گئی ہیں۔ پہلے ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے رسول کو بھیجا ہدایت دے کر۔ رسول آتا ہی ہدایت لے کر ہے۔ رسول کس لئے آتا ہے؟ ہدایت لاتا ہے۔ ہدایت کس لئے لاتا ہے؟ کہ سیرت بنے۔ ابھی ابھی میں نے آپ کے سامنے تمہید میں عرض کیا کہ دنیا میں دو ہی چیزیں ہیں۔ ایک ہے صورت، ایک ہے سیرت۔ صورت کو بنانے کے لئے دنیا کے اور نظام بنتے ہیں۔ یہ غلے کا نظام، یہ کپڑے کا نظام، یہ مکان بنانے کے نظام، یہ سڑکوں کے نظام، یہ پُلوں کے نظام، یہ اوقات کے نظام، یہ روشنی کے انتظام، یہ انتظام نبیوں کے حوالے نہیں ہوتے۔ اس کے لئے اللہ تعالےٰ نے اور مخلوقات بنائی۔ وہ یہ نظام بناتے ہیں۔ نبی جس نظام کو بناتا ہے اُس نظام کا تعلق سیرت کے ساتھ ہے۔ اُن سب چیزوں کا تعلق صورت کے ساتھ ہے۔ اگر لالٹین نہ ہو گی، بتی نہ ہوگی تو اندر اندھیرا ہو گا۔ میری شکل کو تکلیف ہو گی، میری صورت کو تکلیف ہو گی، میری آنکھوں کو کچھ نظر نہیں آئے گا۔ اگر کھانا گھر میں موجود نہ ہوا، میرے پیٹ کو تکلیف ہو گی۔ کپڑا نہ ہوا، میرا بدن ننگا ہو گا۔ یہی تو ہو گا۔ لیکن ایک اور چیز ہے جو ان سب چیزوں پر حاوی ہے جسے ہم سیرت کہتے ہیں۔ سیرت کی تعمیر کے لئے انبیاء علیہم السلام تشریف لاتے ہیں اور انبیاء جو تعلیم لاتے ہیں اس کو قرآن نے ہدایت کیا اور حضورؐ جس ہدایت کو لائے وہ ہدایت ہے قرآن مجید۔ چنانچہ دیکھئے شروع میں فرمایا الٓمٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ یہ قرآن ایسی کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں۔ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ یہ قرآن ہدایت ہے، سراپا ہدایت ہے پرہیزگاروں کے لئے۔ تو یہاں دو باتیں قرآن نے فرمائیں۔ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ۔ بھیجا اللہ نے اپنے رسول کو ہدایت دے کر وَدِيْنِ الْحَقِّ اور نہ مٹنے والا دین دے کر۔

لفظِ "رسول" کو ذرا سمجھنے کی ضرورت ہے آج کل۔ ویسے بھی لفظِ رسول سمجھنا چاہئے اور آج کل تو بڑی ضرورت ہے۔ اسلام میں میرے بزرگو، اور دوستو! تقریباً جتنے بھی فتنے پھیلے ہیں وہ یہیں سے چلے ہیں کہ رسول کی شخصیت کو نہیں سمجھا جا سکا۔ رسول کے متعلق صرف یہ تخیّل درست نہیں ہے کہ رسول ایک قاصد تھے۔ انہوں نے پیغام لا کر امّت کے حوالے کیا اور خود تشریف لے گئے۔ نہیں، یہ بات نہیں ہے۔ بلکہ رسول کی حقیقت کو ذرا سمجھیں۔ لفظ چھوٹا سا ہے مگر دیکھئے یہ زمین چھوٹا سا لفظ ہے کہ بڑا لفظ ہے؟ زمین کسے کہتے ہیں؟ ز۔ م۔ ی۔ ن = زمین — زمین کو لفظِ زمین کہنے والا جب بولے اپنی بولی میں تو ایک سانس میں پندرہ بیس دفعہ زمین، زمین، زمین کہہ جائے گا لیکن اگر کہہ دیں کہ جی ذرا زمین کی تشریح کرو کہ زمین کیا ہے؟ کرۂ ارضی کی ذرا تشریح کرو تو میرا خیال یہ ہے — (آپ میں سے اکثر لکھے پڑھے دوست ہیں) آج تک دنیا کا کوئی جغرافیہ دان، طبقاتِ ارضی کا ماہر، حشرات کا ماہر آج تک یہ نہیں لکھ سکا کہ ساری دنیا میں کتنے انسان اس وقت آباد ہیں، کتنے پہاڑ ہیں، کتنے پودے ہیں، کتنا پانی ہے اور کائنات کتنی ہے، زمین کی پوری جسے تفصیل اور تشریح کہتے ہیں آج تک کوئی نہیں کر سکا، قیامت تک نہیں کر سکیں گے۔ لفظِ زمین چھوٹا سا لفظ ہے ز۔م۔ی۔ن لیکن تشریح؟

اسی طرح میرے دوستو! لفظِ رسول۔ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ —— اور آگے چل کر فرمایا۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۭ یہ مت سمجھا جائے کہ چھوٹی سی بات ہے اس چھوٹی سی بات میں وہ نکات ہیں، اس کی وہ تشریح ہے کہ دنیا میں علماء گذر چکے اور آتے ہیں، آتے رہیں گے۔ لیکن امام الانبیاء جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات، حضورؐ کے مناقب، حضورؐ کی توصیف، حضورؐ کی مدح و ثناء، حضورؐ کی حقیقت ابھی تک وہ اس پر سیر حاصل تبصرہ نہیں کر سکے۔

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ محی الدین ابن عربی جو بہت بڑے صاحبِ کشف بھی گذرے ہیں مسلمانوں میں اور صاحبِ تصرف بھی تھے، اندلس کے تھے محی الدین ابن عربی، اکثر لوگ آپ کو جانتے ہیں۔ عقیدۂ وحدۃ الوجود کے وہ بانی تھے۔ انہوں نے لکھا ہے، وہ بہت صاحبِ بصیرت تھے انہوں نے ایک کتاب لکھی ہے فصوص الحکم ہر نبی علیہ السلام کے مقام پہ انہوں نے بحث کی ہے۔ ایک مقام پر وہ لکھتے ہیں کہ میں نے ہر نبیؑ کے مقام پر بحث کی۔ میں ہر نبیؑ کے مقام کی تہ تک پہنچ سکا لیکن ایک مقام میری سمجھ سے بالا رہا وہ ہے جناب محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا مقام۔ میں حضورؐ کی حقیقت کو نہیں پا سکا۔ کہنے والے نے تو پڑھ لیا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ لیکن رسول کسے کہتے ہیں؟ ہم نے کہہ دیا وہ انسان ہی تھے۔ اللہ نے مخلوقات کی ہدایت کے لئے بھیجے۔ لیکن رسول کے احترام میں اور باقی انسانوں میں کیا فرق ہے؟ حضورؐ کی صفات کیا ہیں؟ متنبی ایک شاعر گذرا ہے اُس نے سیف الدولہ اپنے ممدوح کے حق میں کہا ہے لیکن ہم حضورؐ کے حق میں کہتے ہیں ؎

مَضَتِ الدُّهُوْرُ وَمَا اَتَيْنَ بِمِثْلِهٖ
وَلَقَدْ اَتٰى فَعَجَزْنَ عَنْ نُظَرَائِهٖ

کہتا ہے کہ زمانے گذر گئے لیکن کوئی زمانہ میرے ممدوح جیسا نہیں پیدا کر سکا۔ لیکن اب جب پیدا ہو گیا۔ آئندہ اس کی مثال نہیں لا سکتا۔ ہم بھی کہتے ہیں زمانے گذر گئے، آدم علیہ السلام سے لے کر مسیح علیہ الصلوٰۃ والتسلیم تک انبیائے کرام تشریف لاتے لیکن کوئی محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم پایہ نہیں بن سکا۔ جب حضورؐ تشریف لائے تو آئندہ کے لئے مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ آئندہ کے لئے نبوت کا دروازہ ہی بند کر دیا گیا۔ اتنی بڑی شان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پر اگر بحث کی جائے میرے بزرگو! عمریں گذر جائیں امام الانبیاء (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مقامات بیان کرنے کے لئے ۔۔ تو رسول جیسے کہتے ہیں، ہم نے لفظاً" تو یہ کہہ دیا لیکن امام الانبیاء جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشری خصوصیات کیا ہیں؟ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مقدسہ سے پہلے کے کیا حالات ہیں؟ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لائے دنیا میں، اس وقت کیا حالات تھے؟ حضورؐ کے معجزات، حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات، الحمد للہ مسلمانوں کے پاس حضورؐ کی زندگی کا پورا ذخیرہ موجود ہے۔ بلکہ "شمائل ترمذی" کو آپ دیکھیں، سیرت کی کتابوں کو آپ دیکھیں۔ مسلمانوں کے پاس حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی کے بال تک محفوظ ہیں۔ حضورؐ کی داڑھی کے بال اتنے سفید تھے؟ کسی نے اٹھارہ بال کہا کسی نے اکیس کہا۔ تو پھر وہ سفید جو تھے وہ سرخ رنگ کے تھے یا کیسے تھے؟ کسی نے کہا کہ سرخ رنگ کے تھے۔ اس پر پھر علماء نے بحث کی کہ وہ سرخ مہندی کے ساتھ ہو گئے تھے یا ویسے جب بال سفید ہوتا ہے پہلے سرخ ہوتا ہے۔ تو اس حد تک مسلمانوں کے پاس ذخیرہ سیرت جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہے۔ ہم یہ چیلنج کرتے ہیں کہ دنیا کا کوئی مذہب اپنے ہادی کے متعلق نہیں بیان کر سکتا۔ آپ تو لکھے پڑھے دوست ہیں، یہودیوں سے پوچھئے تمہارے نبی کی قبر کہاں ہے؟ موسیٰ علیہ السلام کی قبر کہاں ہے؟ وہ قبر ہی نہیں بتا سکتے، ابھی تک وہ قبر ڈھونڈ رہے ہیں۔ کیونکہ جب موسیٰ علیہ السلام تشریف لے جا رہے تھے کوئی بھی یہودی آپ کے پاس موجود نہیں تھا۔ کسی کو پتہ نہیں موسیٰ علیہ السلام کہاں دفن ہیں۔ یہ جو بعض اوقات اخباروں یا رسالوں میں آتا ہے یہ جھوٹ کہتے ہیں بلکہ یہودی اس تلاش میں ہیں۔

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے (بخاری میں) فرمایا کہ جب میں شبِ معراج گیا، میں جا رہا تھا بیت المقدس کو تو میں نے راستے میں دیکھا رَاَیْتُ مُوْسٰی یُصَلِّیْ قَائِمًا فِیْ قَبْرِہٖ اور فرمایا عِنْدَ الْکَثِیْبِ الْاَحْمَرِ ایک لال ٹیلے کے پاس سے میرا گذر ہوا۔ لال رنگ کا ٹیلا تھا، اس کی مٹی لال تھی تو اس ٹیلے میں میں نے دیکھا کہ موسیٰ علیہ السلام اپنی قبر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔

اگر تم وہاں ہوتے میں بھی ہوتا تو تم کو میں وہ قبر بھی بتا دیتا (بخاری میں موجود ہے) تو حضورؐ نے فرمایا کہ اس لال ٹیلے میں قبر ہے حضرت موسیٰ کی (علیہ السلام کی) اور میں نے شبِ معراج کو موسیٰ علیہ السلام اپنی قبر میں قَائِمًا (کھڑے ہو کر) ۔۔۔ یہ جو ہم گپ مارتے ہیں۔ کہ مر گئے تے مک گئے، وہ مرنے دیتا ہے؟ یہ کیا ہے۔ ادھرے چالان کٹ گیا تو اگلا کام شروع ہو جاتا ہے ۔۔۔ مُردن ایں طرف، زیستن آں طرف۔ حضرت انور شاہ صاحب فرماتے ہیں۔ مُردن ایں طرف، زیستن آں طرف۔ ادھر مر گیا، ادھر زندہ ہو گیا ۔۔۔ کس نے کہا کہ مرنے کے بعد کچھ نہیں ہے؟ مرنے کے بعد تو جہان ہے منتقل ۔۔ اگر آنکھیں ہوں حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی تو قبرستان میں جا کر دیکھو ہیں یا نہیں؟ اگر آنکھیں ہوں اکابر کی تو جا کر دیکھئے۔ مرنے کے بعد یقیناً زندگی ہے۔ نیک اپنی نیکی کے اعمال کرتے ہیں۔ اور برے جو ہیں وہ عذاب میں مبتلا ہوتے ہیں۔ نیکوں کو اچھی جزا ملتی ہے، بروں کو سزا ملتی ہے ۔۔۔

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ اَلْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ اَوْ حُفْرَةٌ مِّنْ حُفَرِ النِّيْرَانِ ؕ قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے باغ بن جاتا ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے گڑھا بن جاتا ہے۔ اب کہیں گے کہ ہمیں نظر نہیں آتا۔ ہمیں اور کیا نظر آتا ہے؟ کچھ اور نظر آتا ہے؟ ہمیں تو کچھ بھی نظر نہیں آتا۔ ہمیں کیا نظر آتا ہے؟ ہوا نظر آتی ہے؟ کہاں ہے ہوا؟ موجود تو ہے لیکن ہوا کبھی دیکھی ہے؟ انکار کر دو پھر ہوا ہے ہی نہیں۔ جو چیز نظر نہ آئے۔ نظر آ سکتی ہے جس کی نظریں ہوں۔ محمد رسول اللہ کو نظر آئی (صلی اللہ علیہ وسلم کو) صحابہ کرامؓ کو نظر آئی۔ آج بھی اولیائے کرام کو نظر آتی ہیں۔ قبروں پر جا کر فاتحہ پڑھتے ہیں، دعائیں کرتے ہیں، ان کو سلام دیتے ہیں، وہ سلام کا جواب دیتے ہیں (حدیثوں میں آتا ہے)

بقیہ:

جنگ تو اب شروع ہوئی ہے

عرب اقتدار کے قدموں میں گر پڑیں گے۔

عربوں کی فتح کی نشانیاں ظاہر ہو گئی ہیں۔ ناصر کی شاندار واپسی۔ سارے عرب اور اسلامی ملکوں کا ناقابلِ شکست اتحاد۔ کمیونسٹ ملکوں کا ظالموں سے سفارتی تعلقات کا انقطاع، نہر سویز اور پٹرولیم کا ڈبہ۔

اب پٹرولیم کا ایک ڈبہ بھی ایٹم بم سے کم نہیں ہے۔

اس نئی جنگ کا انجام کیا ہوگا؟

آج اسرائیل بیت المقدس کی محافظ دیواریں ڈھا رہا ہے اور اسرائیل کی عارضی فتح کا غرور انہی دیواروں کے ملبے میں دفن ہو کر رہ جائے گا۔

اس کی جھوٹی فتح کا وقار عرب اسٹاک ایکس چینج کے کاؤنٹر پر دم توڑ دیگا۔

اس کا نام و نشان مشرق وسطیٰ کے صحراؤں کی ریت پر سے ہمیشہ کے لئے مٹ جائے گا۔

اس کی ساری عارضی فتح اس کی مفتوحہ خلیج عقبہ ہی میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ڈوب جائے گی۔

جنگ تو اب شروع ہوئی ہے

ابراہیم جلیس

جنگ کے بادل اب مشرقِ وسطیٰ کے میدانوں اور آبادیوں کے ملبوں ہی پر سے نہیں ہٹ رہے ہیں بلکہ اب میرے دل پر سے بھی غم کی گھٹائیں آہستہ آہستہ چھٹتی، گھٹتی اور ہٹتی چلی جا رہی ہیں۔

میری نظریں عرب آبادیوں کے کھنڈروں اور جنگ کے میدانوں میں بکھری پڑی مظلوم عربوں کی بے گور و کفن ان گنت لاشوں کو گذشتہ آٹھ دنوں تک ٹٹولتی رہی ہیں اور میں ابھی کھنڈروں کو کھود کر اور کرید کر ایک چاندی سونے اور موتی ہیرے جیسی بڑی اچھی خبر لایا ہوں کہ:

"اسرائیل کی فتح قمری مہینے کے پہلے ہلال کی طرح جتنی چمکدار ہے اتنی ہی ناپائیدار بھی ہے۔"

اس خوشخبری کے علاوہ میں مشرقِ وسطیٰ کے میدانِ جنگ میں پڑے ہوئے ایک عرب شہید کی وردی کی جیب سے ایک بڑی ہی مسرت اور دلآویز "پیش گوئی" بھی نکال کر لے آیا ہوں کہ:

"ہفتہ دو ہفتہ، مہینے دو مہینے
بس اس سے زیادہ نہیں، عرب
قوت کا جھکا ہوا سر پھر سے
ہمیشہ کے لیے بلند ہو جائے گا۔"

وہ دیکھو —— نہ زیادہ دور۔ نہ زیادہ قریب —— بخدا مجھے تو شیر دل عربوں کی فتح دوامی کا دلآویز، درخشاں اور گلنار چہرہ صاف صاف نظر آ رہا ہے۔

جو جنگ دھوکے، فریب اور دوسروں کی طاقت اور مدد سے لڑی جاتی ہے، وہ صرف بادل کی چھاؤں ہوتی ہے۔ یعنی ابھی ابھی تھی اور ابھی نہیں ہے۔

اسرائیل نے بھی اس جنگ کا آغاز دھوکے کے اسی خنجر سے کیا تھا جو سامنے سے سینے پر نہیں بلکہ پیچھے سے اور چپکے سے پیٹھ میں گھونپ دیا جاتا ہے۔

ادھر تو بڑی طاقتوں نے متحدہ عرب جمہوریہ کو منع کر رکھا تھا کہ "خبردار! تم پہلی گولی ہرگز نہ چلانا" اور ادھر

مکار یہودی حملے کی رات اپنے ریڈیو پر رومانوی مغربی موسیقی (ویسٹرن سمفنی میوزک) کے ریکارڈ بجا رہا تھا اور اس موسیقی کے وقفے کے دوران جھوٹ سے ڈھلا ہوا یہ اعلان بھی کرتا جا رہا تھا کہ اسرائیل نے جزوی طور پر اپنی فوجوں اور اپنی جنگی تیاریوں میں کمی کر دی ہے — ادھر عرب ریڈیو جنگی ترانے نشر کر رہے تھے۔ ام کلثوم بھی رجز خواں تھی لیکن اسرائیل نے ہلکے سے شبہ کی بھی گنجائش نہ چھوڑی کہ اس کے مردار بمبار طیارے اپنے ناجائز حمل علی الصبح چوری چھپے قاہرہ، دمشق، عمان اور بغداد کی سڑکوں اور گلیوں میں پھینکنے والے ہیں۔

عرب جو سامنے سے لڑنے کے عادی ہیں۔ وہ اپنے راڈروں پر دیکھ رہے تھے کہ یہودی فضائیہ کی چیلیں مشرق کی طرف سے آئیں گی یا پھر شمال کی طرف سے اس کے علاوہ ان کے آنے کا اور کوئی راستہ ہی نہ تھا۔ لیکن یہودی فضائیہ کے گدھوں نے مغرب کی طرف سے پیچھے سے قاہرہ کی پیٹھ پر بالکلیہ غیر متوقع حملہ کر دیا۔

بزدل یہودیوں نے جتنے حملے کئے بڑی طاقتوں کی مانگی ہوئی قوت سے (بلکہ ان کی ہوائی چھتری کے سائے میں) اور ہمیشہ پیچھے سے پیٹھ پر کئے۔ بزدل یہودی کہیں بھی، کسی بھی محاذ پر کسی بھی عرب کے سامنے نہیں آیا۔ اس نے غیر مسلح شہریوں پر بھی حملہ کیا تو پیٹھ پر ہی کیا۔

اب اس کا دردناک ثبوت اس عرب دوشیزہ کی ایک تصویر ہے جس میں نیپام کی آگ سے اس کی ساری پیٹھ جھلسی ہوئی ہے۔ اور یہ تصویر آج دنیا کے سارے اخباروں نے شائع کی ہے۔

یہ تصویر صرف ایک لڑکی پر ایک بم کے حملے کی تصویر نہیں بلکہ سارے مشرقِ وسطیٰ پر اسرائیل اور اس کے پشت پناہ ساتھیوں کے حملہ کا ایک

اہم دستاویزی ثبوت ہے۔

یہ تصویر موجودہ دنیا کی تاریخ کا ایک نہایت اہم صفحہ ہے۔

اب بظاہر تو قاہرہ، عمان اور دمشق میں راتوں کو چراغ جلنے لگے ہیں اور ہوائی حملہ کے گھگھو نہیں چیختے۔ نہ سڑکوں پر ٹینک نظر آتے ہیں، اور نہ فضاؤں میں بمبار طیارے — دنیا تو یہ سمجھ رہی ہے کہ یہ جنگ بند ہو گئی۔

لیکن جنگ تو اب شروع ہوئی ہے

میں اتحادی انجمن کے گھوڑے کی نعل کی شکل کی میز دل اور ان کے مائیکروفونوں سے لڑی جانے والی جنگ کا ذکر نہیں کر رہا۔

میں تو اس جنگ کا ذکر کر رہا ہوں جس جنگ کا بگل اب عرب سیاست دانوں، عرب طالب علموں، عرب تاجروں اور عرب مزدوروں نے بجا دیا ہے۔

اب جو جنگ اسرائیل اور اس کے سرپرستوں کے خلاف شروع ہوئی ہے وہ جنگ اب سیاست کی میزوں، ہر شہر کی شاہراہوں، تیل کے کارخانوں کے احاطوں میں، بندرگاہوں کی گودیوں، اسکولوں، کالجوں، دکانوں اور بینکوں کے کاؤنٹروں پر لڑی جائے گی۔ اور لڑی جا رہی ہے۔

عرب سرمایہ دار اور تاجر اسرائیل کے حامی، بڑے ملکوں کے بینکوں سے اپنے تمسکات اور اپنا سارا سرمایہ نکال رہے ہیں تاکہ ان بینکوں کا دیوالہ نکل جائے۔

بڑے ملکوں بالخصوص برطانیہ کے جہازوں کو لادنے سے سارے عرب مزدوروں نے اپنے ہاتھ ہٹا لئے ہیں۔

موجودہ دنیا کی شہ رگ کا لہو یعنی پٹرولیم سپلائی کرنے والے ملکوں یعنی عراق، کویت، الجزائر، سعودی عرب، لیبیا، بحرین اور قطار نے اسرائیل اور اس کے سرپرستوں کے لئے اپنے پٹرولیم کی ٹونٹیاں ہمیشہ کے لئے بند کر دی ہیں۔

الجزائر نے تو قدرتی گیس کی پائپ لائن پر بھی ڈاٹ لگا دی ہے۔

یہ گیس اور پٹرولیم اسرائیل اور اس کے سرپرستوں کی رگوں کا دوڑتا لہو ہے یہ لہو رک جائے گا تو اسرائیل اور اس

محمد شفیع عمرالدین (خیرپور)

چند برکاتِ ایمان

اللہ تعالیٰ کا مسلمانوں پر عظیم ترین احسان ہے۔ کہ انہیں ایمان کی نعمت عظمیٰ سے نوازا گیا ہے۔ کیونکہ دارین کی بھلائیاں اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی ایمان کے ساتھ وابستہ ہے۔

يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا ۗ وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ

(البقرہ آیت ۲۶۹)

ترجمہ جس کو اللہ چاہتا ہے۔ سمجھ دے دیتا ہے۔ اور جسے سمجھ دی گئی۔ تو اُسے بڑی خوبی ملی۔ اور نصیحت وہی قبول کرتے ہیں۔ جو عقل والے ہیں

ف۔ یعنی جس کو چاہتا ہے دین کی باتوں میں دانائی اور خیرات کرنے میں سمجھ عنایت کرتا ہے۔ کہ کس نیت سے اور کس مال سے اور کس کو اور کس طرح محتاج کو دینا چاہئے۔ اور جس کو سمجھ عنایت ہوئی اُس کو بڑی نعمت اور بڑی خوشی ملی۔

(حضرت شیخ الاسلام رح)

آئندہ آنے والی دائمی زندگی میں کفار بھی حسرت کریں گے کہ کاش وہ بھی مسلمان ہوتے اور برکات ایمان سے بہرہ ور ہوتے۔

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ ○ (الحجر۔ آیت ۲)

ترجمہ۔ کافر بڑی حسرت کریں گے کہ کاش وہ مسلمان ہو جاتے

حاشیہ حضرت شیخ الاسلام رح

یعنی آج منکرین نے قرآن و اسلام جیسی عظیم الشان نعمت الٰہیہ کی قدر نہیں کی لیکن ایسا وقت آنے والا ہے جب یہ لوگ اپنی محرومی پر ماتم کریں گے۔ اور دست حسرت مل کر کہیں گے کاش ہم بھی مسلمان ہوتے وہ وقت کب آئے گا۔ اس میں اختلاف ہوا ہے۔ ہم ابن الانباری کے قول کے موافق اس کو عام رکھتے ہیں۔ یعنی دنیا و آخرت میں جو مواقع کافروں کی نامرادی اور مسلمانوں کی کامیابی کے پیش آتے رہیں گے۔ ہر موقع پر کفار کو رہ رہ کر اپنے مسلمان ہونے کی تمنا اور نعمت اسلام سے محروم رہ جانے کی حسرت ہوگی۔ اس سلسلہ میں پہلا موقع تو جنگ بدر کا تھا جہاں کفار مکہ نے مسلمانوں کی طرف کھلا ہوا غلبہ اور تائید غیبی دیکھ کر اپنے دلوں میں محسوس کیا کہ جس اسلام نے فقرائے مہاجرین اور اوس و خزرج کے کاشتکاروں کو اونچی ناک والے قریشی سرداروں پر غالب کیا افسوس ہم اس دولت سے محروم ہیں اسی طرح اسلامی فتوحات و ترقیات کی ہر منزل پر کفار کو اپنی تہیدستی و حرمان پر پچتانے اور دل سے اشک حسرت بہانے کا موقع ملتا رہا۔ انتہائی حسرت و افسوس کا مقام وہ ہوگا۔ جب فرشتہ جان نکالنے کے لئے سامنے کھڑا ہے۔ اور عالم غیب کے حقائق آنکھوں کے سامنے آرہے ہیں اس وقت ہاتھ کاٹیں گے۔ اور آرزو کریں گے۔ کہ کاش ہم نے اسلام قبول کر لیا ہوتا کہ آج عذاب بعد الموت سے محفوظ رہ سکتے۔ اس سے بھی بڑھ کر یاس انگیز نظارہ وہ ہوگا جو طبرانی کی حدیث میں ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امت کے بہت سے آدمی گناہوں کی بدولت جہنم میں جائیں گے۔ اور جب تک خدا چاہے گا وہاں رہیں گے۔ بعدہٗ مشرکین اُن پر طعن کریں گے۔ کہ تمہارے ایمان و توحید نے تم کو کیا فائدہ دیا، تم بھی آج تک ہماری طرح دوزخ میں ہو اس پر حق تعالیٰ کسی موحد کو جہنم میں نہ چھوڑے گا۔ یہ فرما کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت پڑھی۔

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ ○ گویا یہ آخری موقع ہوگا۔ جب کفار اپنے مسلمان ہونے کی تمنا کریں گے۔

مشرکین و کفار کی ایک تمنا

وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ وُقِفُوا عَلَى النَّارِ فَقَالُوا يَا لَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِآيَاتِ رَبِّنَا وَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ○

(الانعام آیت ۲۷ پ۷)

ترجمہ۔ کاش تم اس وقت کی حالت دیکھتے جب وہ دوزخ کے کنارے کھڑے کئے جائیں گے۔ اس وقت کہیں گے کاش کوئی صورت ایسی ہوتی کہ ہم واپس بھیج دیئے جائیں اور اپنے رب کی نشانیوں کو نہ جھٹلائیں۔ اور ایمان والوں میں ہو جائیں مگر یہ تمنا کبھی پوری ہونے والی نہیں۔

۱۔ دارین کی بھلائی کا دستور العمل

سابقہ اقوام کی بستیوں کی بربادی کا باعث یہ تھا کہ انہوں نے (۱) عَتَتْ عَنْ أَمْرِ رَبِّهَا) اپنے رب کے حکم سے سرکش ہو گئیں۔ اس کے اوامر و نواہی کو پس پشت ڈال دیا۔

(۲) وَرُسُلِهِ) حضرات انبیاء علیہم السلام جو ان کی ہدایت کے لئے بھیجے گئے تھے ان کا اتباع نہ کیا (الطلاق آیت ۹ پ۲۸)

فَذَاقَتْ وَبَالَ أَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ أَمْرِهَا خُسْرًا ○

(الطلاق آیت ۹ پ۲۸)

ترجمہ۔ پس ان بستیوں نے اپنے کام کا وبال چکھا اور ان کا انجام کار بربادی ہوئی لہٰذا ہماری ہدایت کے لئے فرمایا۔

أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ الَّذِينَ آمَنُوا ۚ قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْكُمْ ذِكْرًا ○ رَسُولًا يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِ اللَّهِ مُبَيِّنَاتٍ لِيُخْرِجَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ قَدْ أَحْسَنَ اللَّهُ لَهُ رِزْقًا ○

(الطلاق آیت ۱۰-۱۱ پ۲۸)

ترجمہ۔ اللہ نے ان کے لئے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے۔ پھر اے عقل والو! اللہ سے ڈرتے رہو جو ایمان لا چکے ہو۔ بے شک اللہ نے تمہاری طرف نصیحت نازل کی ہے یعنی ایک رسول جو تمہیں اللہ کی واضح آیتیں پڑھ کر سناتا ہے۔ تاکہ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام بھی کئے انہیں اندھیروں

سے نکال کر روشنی میں لے جائے۔ اور جو اللہ پر ایمان لائے۔ اور اس نے نیک کام بھی کئے تو اسے ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ وہ ان میں سدا رہیں گے اللہ نے اس کو بہت اچھی روزی دی ہے۔

حاشیہ حضرت شیخ التفسیرؒ

"اُن کے لئے سخت عذاب تیار ہے اے مسلمانو! تم اس غلطی سے اپنے آپ کو بچاؤ۔"

"اس قسم کی غلطی سے بچنے کی فقط ایک تدبیر ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کیا جائے۔"

۲۔ اجر عظیم کے حقدار

۱۔ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَکُمْ اَجْرٌ عَظِیْمٌ

(اٰل عمران آیت ۱۷۹ پ)

ترجمہ۔ سو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اور اگر تم ایمان لاؤ اور پرہیزگاری کرو۔ تو تمہارے لئے بہت بڑا اجر ہے۔

۲۔ اِنَّمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّلَھْوٌ ؕ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا یُؤْتِکُمْ اُجُوْرَکُمْ وَلَا یَسْئَلْکُمْ اَمْوَالَکُمْ ○

(محمد آیت ۳۶ پ۲۶)

ترجمہ۔ بلاشبہ دنیا کی زندگی تو کھیل تماشہ ہے۔ اور اگر تم ایمان لاؤ اور پرہیزگاری اختیار کرو۔ تو تمہیں تمہارے اجر دے گا۔ اور تم سے تمہارے مال نہیں مانگے گا۔

"(ف)" یعنی آخرت کے مقابلہ میں دنیا ایک کھیل تماشہ جیسی ہے۔ اگر تم ایمان و تقویٰ اختیار کرو گے۔ اور اس کھیل تماشہ سے ذرا بچ کر چلو گے تو اللہ تم کو اس کا پورا بدلہ دے گا۔ اور تمہارا مال بھی تم سے طلب نہیں کرے گا۔ اُسے کیا حاجت ہے۔ وہ تو خود دینے والا ہے۔

کما قال مَآ اُرِیْدُ مِنْھُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِیْدُ اَنْ یُّطْعِمُوْنِ ○ وَ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ

(الذٰریٰت آیت ۵۷-۵۸ پ۲۷)

اگر طلب بھی کرے تو مالک حقیقی تو وہی ہے۔ تمام مال اُسی کا ہے۔

مگر اس کے باوجود دین کے معاملہ میں جب خرچ کرنے کو کہتا ہے تو سارے مال کا مطالبہ نہیں کرتا، بلکہ ایک تھوڑا سا حصہ طلب کیا جاتا ہے۔ وہ بھی اپنے لئے نہیں بلکہ تمہارے فائدہ کو۔

حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں۔

"حق تعالےٰ نے ملک فتح کرا دیئے مسلمانوں کو تھوڑے ہی دن (اپنی گرہ سے) پیسہ خرچ کرنا پڑا۔ پھر جتنا خرچ کیا تھا۔ اس سے سو گنا ہاتھ لگا۔ اس مطلب سے قرآن کریم میں کئی جگہ فرمایا ہے۔ کہ اللہ کو قرض دو۔"

(حضرت شیخ اسلامؒ)

بنی نوع انسان کی بھلائی کا لائحہ عمل

یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَآءَکُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّکُمْ فَاٰمِنُوْا خَیْرًا لَّکُمْ وَاِنْ تَکْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا حَکِیْمًا ○

(النسآء۔ آیت ۱۷۰ پ۶)

ترجمہ۔ اے لوگو! تمہارے رب کی طرف سے ٹھیک بات لے کر رسول آ چکا سو مان لو تا کہ تمہارا بھلا ہو۔ اور اگر انکار کرو گے تو اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اللہ سب کچھ جاننے والا حکمت والا ہے۔

حاصل یہ نکلا کہ تمام انسانوں کی بھلائی اور خیریت آپؐ پر ایمان لانے اور سچے دین کی پیروی کرنے میں ہے۔ دین اسلام سب انسانوں کے لئے بھلائی کا پیغام لے کر آیا ہے۔ جو اسے نہ مانے گا۔ اور اسے اپنی زندگی کا دستور العمل نہ بنائے گا۔ وہ اپنا ہی نقصان کرے گا

گناہوں کی بخشش۔ عذاب سے بچاؤ

یٰقَوْمَنَآ اَجِیْبُوْا دَاعِیَ اللّٰہِ وَ اٰمِنُوْا بِہٖ یَغْفِرْ لَکُمْ مِّنْ ذُنُوْبِکُمْ وَیُجِرْکُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ○

(الاحقاف۔ آیت ۳۱ پ۲۶)

ترجمہ۔ اے ہماری قوم اللہ کی طرف بلانے والے کو مان لو۔ اور اس پر ایمان لے آؤ۔ وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں دردناک عذاب سے بچالے گا۔

حاشیہ حضرت شیخ التفسیرؒ

"قرآن سن کر انہوں (جنوں) نے اپنی قوم کو جا کر اس پر ایمان لانے کی دعوت دی ہے۔ اور کہتے ہیں کہ اس پر ایمان لانے سے گناہ معاف ہوں گے اور عذاب سے پناہ ملے گی"

اہل کتاب کے مومنوں کے لئے دوہرا ثواب

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِہٖ یُؤْتِکُمْ کِفْلَیْنِ مِنْ رَّحْمَتِہٖ وَیَجْعَلْ لَّکُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِہٖ وَیَغْفِرْ لَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○ (الحدید۔ آیت ۲۸ پ۲۷)

ترجمہ۔ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو۔ اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ وہ تمہیں اپنی رحمت سے دوہرا حصّہ دے گا اور تمہیں ایسا نور عطا کرے گا کہ تم اس کے ذریعہ سے چلو اور تمہیں معاف کر دیگا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(ف) اہل کتاب کے مومنوں سے خطاب ہے کہ تمہیں اپنی اپنی کتاب اور نبی پر ایمان لانے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن پر ایمان لانے کی وجہ سے اجر دوگنا ملے گا۔ اور تمہیں قیامت کے دن نور عطا ہوگا۔ اور مغفرت نصیب ہوگی۔

(حضرت شیخ التفسیرؒ)

حصول قرب الٰہی

ایمان اور عمل صالحہ قرب الٰہی کا ذریعہ ہیں:۔

۱۔ وَمَآ اَمْوَالُکُمْ وَلَآ اَوْلَادُکُمْ بِالَّتِیْ تُقَرِّبُکُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓی اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ز فَاُولٰٓئِکَ لَھُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَھُمْ فِی الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ○ (السبا۔ آیت ۳۷ پ۲۲)

ترجمہ۔ اور تمہارے مال اور اولاد ایسی چیز نہیں جو تمہیں مرتبہ میں ہمارے قریب کر دے۔ مگر جو ایمان لایا اور نیک کام کئے۔ پس وہی لوگ ہیں جن کے لئے دگنا بدلہ ہے۔ اس کا جو انہوں نے کیا۔ اور وہی بالا خانوں میں امن سے ہوں گے۔

۲۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ وَجَاھِدُوْا فِیْ سَبِیْلِہٖ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ○

(المآئدۃ۔ آیت ۳۵ پ۶)

ترجمہ۔ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اللہ کا قرب تلاش کرو۔ اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔ تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ

حاصل یہ نکلا کہ قرب الٰہی ان چیزوں سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

(۴)

تو میں عرض یہ کر رہا تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے بھی درخواست کی اور امام الانبیاء (صلی اللہ علیہ وسلم) کے صحابہؓ نے بھی درخواست کی ـــــ لیکن امام الانبیاء (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہاتھ کھڑے کئے۔ اللہ تعالےٰ نے ان کی زبانوں پر اُن بولیوں کو چڑھا دیا ـــــ یہ بھی وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ہے اور ایک وہ ہے وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ چنانچہ آپؑ کی زبان سے گرہ کو کھول دیا گیا، لکنت دور کر دی گئی۔ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ تاکہ وہ میری بات کو سمجھ سکیں ـــــ یہ سب حَرَجٌ مِّنْهُ کی تفسیر ہے۔

یہاں پر ایک چھوٹا سا نکتہ ہے اور وہ نکتہ قرآنی تفسیر کے لئے ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اللہ تعالےٰ کے حضور جب یہ دعا فرما چکے اس کے بعد آپ کی زبان میں لکنت جو تھی وہ دور تو ہو گئی لیکن پوری دور نہیں ہوئی تھی۔ اس لئے کہ جب فرعون کے پاس جا کے آپ نے دعویٰ پیش کیا کہ اے فرعون! میں اللہ کا رسول ہوں۔ تُو خدا نہیں ہے، اللہ وحدہٗ لاشریک ہے رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ہے، تُو کیا بلا ہے؟ تو فرعون نے اپنے سارے ملاء اپنے وزراء کو اپنے ممبروں کو اکٹھا کیا۔ اور ان کے سامنے جو تقریر کی اور اس تقریر میں موسیٰ علیہ السلام پر جو تنقیدات کیں اُن میں ایک یہ بھی تھی وَلَا يَكَادُ يُبِيْنُ کہ اے میرے وزیرو! اے میرے نمک خوارو! تم میری بات مانوگے یا اس موسیٰ کی بات مانوگے؟ ایسا موسیٰ هُوَ مَهِيْنٌ (نعوذ باللہ) جو ذلیل انسان ہے۔ وَلَا يَكَادُ يُبِيْنُ اور یہ تو کھل کر بات بھی نہیں کر سکتا۔ معلوم ہوتا ہے کہ لکنت کا اثر باقی تھا لیکن لَا يَكَادُ يُبِيْنُ کھل کر بات نہیں کر سکتے تھے، سننے والا بات سمجھ جاتا تھا۔ تو آپ نے اللہ تعالےٰ کے حضور دعا کی۔ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ أَمْرِيْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ تو اللہ تعالیٰ تو نبیوں کی دعاؤں کو قبول فرماتے ہیں۔ اللہ تو دعا ہر ایک کی سنتا ہے۔ یہ ہمارے ہاں غلط محاورہ ہے۔ آج کل مسلمانوں میں یہ بات بہت چلتی ہے "اوجی! غریبوں کی تو خدا بھی نہیں سنتا"۔ ہاں غریب تو خدا کی بہت سنتا ہے نا جو خدا اس کی نہیں سنتا۔ خدا سنتا ہے سب کی۔ یاد رکھئے یہ کلمہ اسلام کے خلاف ہے۔ "سمیع" اللہ تعالےٰ کی صفت ہے اور سمیع ہر وقت اللہ تعالیٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ میری سنتا ہے، آپ کی سنتا ہے، نیکوں کی سنتا ہے، بروں کی سنتا ہے، اچھوں کی سنتا ہے، چھوٹوں کی سنتا ہے، بڑوں کی سنتا ہے، راتوں کو سنتا ہے، دنوں کو سنتا ہے، ہر ایک کی دعاؤں کو سنتا ہے اور قبول اس کی کرتا ہے جس کو پسند کرے اور پسند کسے کرتا ہے؟ وہ بھی قرآن میں فرما دیا۔ روزوں کی بحث میں آتا ہے سورت بقرہ میں۔ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَإِنِّيْ قَرِيْبٌ میرے حبیب! میرے بندے اگر پوچھیں کہ اللہ کہاں ہے؟ آج بڑا جھنگا ہو گیا ہے۔ اللہ سے دعائیں کرتے ہیں۔ اللہ کہاں ہے؟ تو کیا کہہ دیجئے؟ فَإِنِّيْ قَرِيْبٌ میں تو تیرے بالکل قریب ہوں ظالم! تو ہی میرے پاس نہیں آتا۔ میں تو بالکل قریب ہوں۔ نَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ میں تو تیری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہوں لیکن بات اتنی سُن: فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ أُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ میں قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی پکار کو، جب وہ مجھے پکارتا ہے لیکن ایک شرط میں نے تھوڑی سی رکھ دی ہے فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ ـ میری بات کو بھی تو قبول کرنا! میری بات قبول نہیں کرتا، میں تیری کیوں قبول کروں؟ میرا بندہ ہو کر مالک کی بات قبول نہیں کرتا تو آقا آقا ہو کر تیری بات کو کیوں قبول کرے اور منظور کرے؟ یہ بھی تو اس کی رحمتِ بے پایاں ہے یہ جو کچھ آپ دیکھ رہے ہیں مجھ پر جو رحمتیں ہیں، آپ پر رحمتیں ہیں، جو کائنات پر رحمتیں ہیں اللہ تعالیٰ کی اس دور میں، یہ سراپا ظہور ہے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کاملہ کا اور صفتِ رحیمیت کا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمۃ للعالمینی کا ورنہ جو گناہ ہم آج کرتے ہیں قرآن اٹھا کر دیکھ لیجئے اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ اگر میں ان دنیا والوں کو ان کی بداعمالیوں کی وجہ سے پکڑنے لگ جاؤں تو دنیا میں انسان تو بجائے خود رہے ایک بھی سانس لینے والی مخلوق باقی نہ رہے۔ یہ تو خدا کی رحمت کی تجلیات ہیں کہ آج ہم سانس لے رہے ہیں اس دورِ مجرمانہ میں۔ تو اس لئے سوال یہ ہوا کہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے دعا کی۔ اللہ تعالیٰ تو نبیوں کی دعاؤں کو قبول کرتے ہیں۔ حضرت زکریا علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے سارے بدنی کمزوریوں کے واقعات پیش کئے اور ساتھ ایک چھوٹی سی بات بھی کہہ دی۔ وَلَمْ أَكُنْ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا اے میرے اللہ! میں نے پہلے بھی جب کبھی تجھ سے کوئی بات مانگی، کوئی دعا مانگی میں کبھی محروم نہیں رہا۔ مجھے اب بھی تیرے دربار سے امید ہے کہ تُو مجھے محروم نہ چھوڑیگا۔ نبیوں کی دعاؤں کو تو اللہ تعالیٰ قبول کرتے ہیں۔ تو موسیٰ علیہ السلام نے جو دعا کی تھی اللہ تعالےٰ نے کیسے قبول کی کہ فرعون یہ طعنہ دے رہا ہے۔ وَلَا يَكَادُ يُبِيْنُ یہ کھل کر بیان نہیں کر سکتا۔ قربان جائیے علمائے برحق کے، اللہ ان کی قبروں کو پُر نور فرمائے حضرت قطب الارشاد مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ ہمارے ...

قرآنی آیات پر غیر مسلموں کے اعتراضات

اور

اُن کے جوابات

خواجہ حسن نظامی

مرسلہ: عبدالرحمٰن لودھیانوی، شیخوپورہ

(۳)

۱۷- حُرِّمَتْ عَلَیْکُمُ الْمَیْتَۃُ وَالدَّمُ وَ لَحْمُ الْخِنْزِیْرِ -
(پ ۶ ع ۵ - سورہ مائدہ آیت ۳)

ترجمہ: تم پر مردار اور خون اور سؤر کا گوشت حرام کیا گیا۔

اعتراض - خون حرام ہے تو گوشت کیوں حلال ہے اور سؤر کیوں حرام کیا گیا؟

جواب: طبّی قانون سے بھی مردار جانور اور خون کا استعمال مضرِ صحت ہے۔ دیکھا جاتا ہے کہ مردار خوار اور خونخوار قوموں کے عقل و ذہنی قویٰ ناکارہ اور خراب ہوتے ہیں۔ یہ چیزیں انسانی استعمال کے قابل نہیں۔ اس وجہ سے کتاب اللہ نے ان سے منع کیا ہے۔ رہی یہ بات کہ خون کا استعمال ناجائز اور گوشت کا جائز، یہ کیوں ہے حالانکہ گوشت خون سے بنتا ہے ـــــ اس کا جواب یہ ہے کہ تغیّرِ حالت سے خواص بدل جاتے ہیں۔ خون جب گوشت بن جاتا ہے تو اس کی خاصیت بدل جاتی ہے جس طرح خون سے دودھ بن جاتا ہے تو اس کی خاصیت بدل جاتی ہے گو دودھ بھی خون کی منقلب صورت ہے جس کو بلا تکلّف آپ نوش فرما لیتے ہیں۔ اسی طرح جب خون گوشت بن جاتا ہے تو اس سے زہریلی گیسیں تحلیل ہو جاتی ہیں اور وہ مضرِ صحت نہیں رہتا اس لئے اُس کا استعمال جائز ہے۔

جو چیزیں کتاب اللہ میں حرام کر دی گئی ہیں وہ درحقیقت انسان کے لئے مضر ہیں۔ سؤر کا گوشت بھی مضر ہے۔ اس کے ضرر ہم طبّ ڈاکٹری سے نقل کرتے ہیں:۔

کدو دانے پیدا ہو جاتے ہیں۔ سؤر کے گوشت میں ایک کیڑا ہوتا ہے جو پیٹ میں چلا جاتا ہے۔ انڈے بچے دے کر اپنی نسل پھیلا دیتا ہے۔ یہ کیڑے اور ان کے بچے انتڑیوں کی دیواروں میں سوراخ کر کے شریانوں میں گھس جاتے ہیں۔ اس وجہ سے عضلات خراب اور کمزور ہو جاتے ہیں اور یہ مرض لاعلاج ہوتا ہے اور جگہ میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔

خنزیر بے غیرتی، بے حیائی، حرص اور رغبت الی النجاسات میں سب جانوروں سے بڑھا ہوا ہے۔ بلاشک یہ نجس العین ہے نہ اس کا کوئی جزو پاک اور نہ کسی قسم کا اس سے انتفاع (نفع اٹھانا) جائز ہے۔ جو لوگ کثرت سے اس کا گوشت کھاتے ہیں اور اس کے اجزاء سے نفع اٹھاتے ہیں اُن میں بھی اوصافِ مذکورہ واضح طور پر دیکھی جاتی ہیں۔

۱۸- وَ اِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّیْنِ کَھَیْئَۃِ الطَّیْرِ بِاِذْنِیْ فَتَنْفُخُ فِیْھَا فَتَکُوْنُ طَیْرًا بِاِذْنِیْ
(پ ۷ ع ۵ سورۂ مائدہ آیت ۱۱۰)

ترجمہ: اور جب تو میرے حکم سے مٹی کے پرندے کی صورت بناتا اور اس میں پھونک مارتا تو وہ میرے حکم سے اُڑنے والا ہو جاتا

اعتراض: اعجازِ عیسوی بلکہ تمام معجزات سے انکار ہے۔

جواب: معجزہ کو نبوّت سے ایک خاص تعلق ہوتا ہے اس کا بیان کرنا انسان کی طاقت سے باہر ہے۔ نبوّت کا روحانی طور پر خدا کے ساتھ گہرا تعلق ہوتا ہے اس کے تمام کام معنوی طور پر خدا ہی سے انجام پاتے ہیں۔ قرآن پاک میں یہ مضمون اس طرح بیان ہوا ہے وَ مَا کَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ یَّاْتِیَ بِاٰیَۃٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ
(پ ۲۴ ع ۱۳ - سورہ المومن آیت ۷۸)

ترجمہ: کسی رسول میں یہ طاقت نہیں کہ کوئی معجزہ یا نشان دکھا سکے مگر خدا کے حکم سے۔ یعنی اس کے قانون سے، جب معجزہ کا وقت آتا ہے اور روحانی اسباب جو اس کے لئے مقرر ہیں مہیّا ہو جاتے ہیں تو اس کا صدور ہو جاتا ہے، لاٹھی کا سانپ بن جانا، دریا کا پھٹ جانا، مردوں کا زندہ ہونا، ہوا کا چلنا، مسیح کا آسمان پر جانا، معجزات کا ہونا۔ یہ سب کام قدرت اللہ کے ماتحت ہیں اور انہیں قدرتی مقدرات کو خدا تعالےٰ روحانی اسباب جمع ہونے کے وقت ظاہر کر دیتا ہے اکثر اوقات روحانی سلسلہ جسمانی سلسلہ پر مؤثر ہوتا ہے اس لئے انبیاء کے روحانی کمالات سے جسمانی اشیاء بحکم الٰہی متاثر ہو کر رنگ برنگ کی نیرنگیاں دکھاتی ہیں اور یہی نیرنگیاں معجزات کے نام سے موسوم ہوتی ہیں۔ پس معجزات کا انکار کرنا سخت غلطی ہے ہاں ان کے ثبوت کے لئے معائنہ یا خبر متواتر کا ہونا ضروری ہے جن لوگوں نے معجزات بچشم خود دیکھے ان کی روائتیں کامل طور پر ہم تک پہنچی ہیں اس لئے ہم ان سے انکار نہیں کر سکتے اور اگر انکار کریں تو سخت غلطی اور گمراہی ہو گی۔

۱۹- وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰی مِنْ بَعْدِہٖ مِنْ حُلِیِّھِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّہٗ خُوَارٌ ط (پ ۹ ع ۸ - سورہ اعراف آیت ۱۴۸)

ترجمہ: اور موسیٰؑ کی قوم نے ان کے جانے کے بعد اپنے زیوروں کا بچھڑا بنا لیا۔ ایک بدن، جس میں گائے کی آواز تھی۔

اعتراض: بچھڑے کا زندہ ہونا اور بولنا نری گپ ہے۔

جواب: یہ بھی بنی اسرائیل کا ایک قصّہ ہے۔ حضرت موسیٰؑ کوہِ طور پر گئے۔ تو ان کی غیر حاضری میں بنی اسرائیل میں سے سامری نے زیورات گلا کر ایک بچھڑا بنا لیا جو آواز دیتا تھا کس طرح کی آواز؟ جیسے آج کل مصنوعی کھلونوں کے دبانے سے نکلتی ہے۔ اسی طرح کے سوراخ اُس نے اس بچھڑے میں رکھے تھے اور ان میں ہوا بھر کر نکلنے سے آواز آتی تھی۔ انسانوں کی طرح وہ باتیں نہیں کرتا تھا جیسا کہ معترض کا خیال ہے۔ اس کی تردید خود قرآن میں موجود ہے۔ اَفَلَا یَرَوْنَ اَلَّا یَرْجِعُ اِلَیْھِمْ قَوْلًا ۵ وَّلَا یَمْلِکُ لَھُمْ ضَرًّا وَّ لَا نَفْعًا ۵
(پ ۱۶ ع ۱۳ سورہ طٰہٰ آیت ۸۹)

ترجمہ : کیا انہوں نے یہ بھی نہ دیکھا کہ وہ بچھڑا ان کی کسی بات کا بھی جواب نہ دیتا تھا اور نہ ان کے نفع یا نقصان کا اختیار رکھتا ہے۔ غرض سامری کی کاریگری سے اس میں سے ایسی آواز نکلتی تھی جیسا کہ کھلونوں میں سے نکلتی ہے۔ بنی اسرائیل مصر میں رہ کر بت پرستی کی طرف راغب ہو گئے تھے۔ اتنی ہی سی بات دیکھ کر اس کو ڈنڈوت کرنے لگے۔ حضرت موسیٰؑ کوہِ طور سے واپس آئے تو یہ حالت دیکھ کر بہت غضب ناک ہوئے سامری سے پوچھا۔ تو اس نے کہا کہ میں نے رسول اللہؑ (جبرئیلؑ) کے پاؤں کی مٹی لے کر اس میں ڈال دی ہے۔ یہ قول اس سامری کا بالکل جھوٹا تھا۔ بھلا ایسے فتنہ پرداز ناپاک کو جبرئیل کیسے نظر آ سکتے تھے جب حضرت موسیٰؑ نے اس کو ڈانٹا تو کہنے لگا۔ وَكَذَالِكَ سَوَّلَتْ لِيْ نَفْسِيْ ۝ میرے دل کو یہی بھلا معلوم ہوا کہ یہ کھیل بنا کر تماشا دیکھوں۔

غرض بچھڑے کا زندہ ہونا اور اس کا باتیں کرنا قرآن سے ثابت نہیں۔ یہ افتراء ہے۔ اس واقعہ کے بیان کرنے کی غرض یہ ہے کہ قرآن گوسالہ پرستوں کے عبرتناک قصے بیان کر کے انجام کار توحید کی تعلیم دیتا ہے۔

۲۰۔ وَ اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى (پ ۹ ع ۱۰ - سورہ اعراف آیت ۱۶۰)

ترجمہ : اور ہم نے ان پر منّ و سلویٰ اتارا۔

اعتراض : منّ و سلویٰ پر ہے کہ ایسی لغو باتیں قرآن میں لکھی ہیں۔

جواب : اس میں تو کوئی ایسی لغو بات قابل اعتراض ہماری سمجھ میں نہیں آتی۔ واقعہ یوں ہے۔ بنی اسرائیل ملک مصر سے نکلے تو چالیس برس تک فلسطین اور بحیرہ قلزم کے درمیانی جنگلوں میں آوارہ پھرتے رہے۔ ان جنگلوں میں کھانے پینے کی اشیاء بہت کم ملتی تھیں اور وہ خوراک نہ ملنے سے بہت تنگ آ گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی حالت پر رحم فرمایا اور منّ و سلویٰ نازل کیا۔ منّ اس چیز کو کہتے ہیں جو بے مشقت حاصل ہو۔ رات کو ایک چیز ترنجبین کی طرح اوس کے طریق پہ برستی تھی اور [illegible]

جاتی تھی۔ صبح کو بنی اسرائیل اس کو کھرچ لیتے اور کھا لیتے تھے۔ سلویٰ تیتر کی وضع کا ایک پرندہ تھا جو ان جنگلوں میں بکثرت ملتا تھا۔ بنی اسرائیل ان کو بھون کر کھاتے تھے یہ ان کی غذا تھی جو بے مشقت ان کو ملتی تھی۔ خدا ان کو اپنا احسان یاد دلاتا ہے (باقی آئندہ)

بقیہ : درسِ قرآن

کے مطابق بہت بڑے اولیاء اللہ میں سے تھے انہوں نے اس کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے خود ہی تو یہ کہا تھا۔ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ۝ پھر نہیں ٹھہرے۔ اگر یہ عرض کرتے وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ۔ اے میرے اللہ! میری زبان سے گرہ کھول دے، تو بس بالکل زبان پوری صاف ہو جاتی انہوں نے خود ہی تو کہا تھا يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ۔ اتنی میری زبان کو کھول دے کہ میری بات وہ سمجھ لیں تو اللہ تعالیٰ نے اتنی کھول دی وہ بات کو سمجھ گئے۔ پوری کھولنے کی تو دعا ہی انہوں نے نہیں کی۔ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ۝ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ۝ میری زبان کی گرہ کو کھول دے تاکہ میری بات کو وہ سمجھ جائیں تو اللہ تعالیٰ نے اتنی زبان تو کھول دی۔ (باقی آئندہ)

بقیہ : چند برکاتِ ایمان

(۱) ایمان لانا

(۲) تقویٰ اور پرہیزگاری کو اختیار کرنا یعنی شرعی اوامر پر عمل کرنا اور نواہی سے اجتناب کرنا۔

(۳) وہ اعمال بجا لانا جن سے اللہ تعالیٰ خوش ہو۔ فریضہ عبادت کی باقاعدہ ادائیگی کے بعد حتی المقدور نفلی عبادت کرتے رہنا اپنے اندر اچھے اخلاق پیدا کرنا۔ اور بُرے اخلاق مانند ریا، تکبر وغیرہ کو ترک کر دینا۔

(۴) مشرکین و کفار کے ساتھ جہاد کرنا

دُعاء

کیونکہ ایمان بہت بڑی نعمت ہے اور دارین کی بھلائیاں اس کے ساتھ وابستہ ہیں اس وقت ہماری یہ دعا ہونی چاہئے :-

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ [illegible]

رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝

(آل عمران - آیت ۱۹۳-۱۹۴ پ ۴)

ترجمہ۔ اے ہمارے رب ----- ہم نے پکارنے والے سے سنا جو ایمان لانے کو پکارتا تھا۔ کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ۔ سو ہم ایمان لے آئے۔ اے رب ہمارے اب ہمارے گناہ بخش دے اور ہم سے ہماری برائیاں دور کر دے اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ موت دے اے رب ہمارے اور ہمیں دے جو تو نے ہم سے اپنے رسولوں کے ذریعے وعدہ کیا ہے اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کر۔ بے شک تو وعدہ خلاف نہیں کرتا (آمین یا الٰہ العالمین)

بقیہ : خطبہ جمعہ

آنا چاہئے۔ اور انشاء اللہ وہ دن دور نہیں کہ ہم اللہ کے فضل سے باطل کا قلع قمع کر کے رکھ دیں گے اور وہ نیست و نابود ہو جائے گا۔

وما علینا الا البلاغ۔

پروگرام

جانشینِ شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ العالی

۲۶ رجون بروز پیر صبح ۶ بجے بذریعہ ریل گاڑی نارووال تشریف لے جائیں گے۔ وہاں سے بذریعہ بس موضع بھٹیاں تشریف لے جائیں گے بھٹیاں میں دن کو قیام فرمائیں گے۔ رات کو بعد از نماز عشاء شکرگڑھ کے تبلیغی جلسہ میں شرکت فرمائیں گے اور اسی رات کو لاہور واپسی ہو گی۔ (حاجی بشیر احمد)

عظیم الشان جلسہ

۱۷ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ ۲۶ رجون ۱۹۶۷ء بروز سوموار مدرسہ رحیمیہ تعلیم القرآن شکرگڑھ کے زیر اہتمام سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہو رہا ہے جس میں جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ العالی امیر انجمن خدام الدین اور مولانا محمد اجمل خان صاحب تقریر فرمائیں گے۔

[illegible]

اگر جنگ اللہ تعالیٰ کے لئے نہ لڑی جائے تو اللہ تعالیٰ غیر جانبدار ہوتے ہیں لیکن اگر جنگ اللہ تعالیٰ کے لئے لڑی جائے تو اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے ساتھ ہوتے ہیں۔

قطب العالم حضرت شیخ التفسیر رحمۃ اللہ علیہ

تقریر

حضرت مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی

لاہور ۱۳ جون پاکستان کے معروف دینی رہنما مولانا احتشام الحق تھانوی نے اپیل کی ہے۔ کہ اسرائیل کے قبضہ سے مسلمانوں کے قبلہ اول بیت المقدس کو آزاد کرانے کے لئے تمام مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جانا چاہیئے اس اس مشترکہ مقصد کے حصول کے لئے تمام اسلامی ممالک کا بلاک قائم کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کو غیروں یعنی عیسائیوں، یہودیوں و مشرکوں پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ صرف مسلمانوں پر ہی اعتماد کرنا چاہیئے۔ کیونکہ غیر مسلم کبھی مسلمانوں کے دوست اور ہمدرد نہیں ہوسکتے مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی گزشتہ شب جامع مسجد سمن آباد میں ایک جلسہ عام سے خطاب کر رہے تھے۔

اسرائیل اور عربوں کی جنگ

اسرائیل اور عربوں کی حالیہ جنگ کا ذکر کرتے ہوئے مولانا نے کہا کہ مشرق وسطیٰ میں جو حالات پیش آئے ہیں۔ اس کی وجہ سے تمام مسلمانوں کے دل غم میں ڈوبے ہوئے ہیں انہوں نے کہا کہ مشرق وسطیٰ کی جنگ کے بعد جو صورت حال سامنے آئی ہے۔ اس سے دنیا کے تمام مسلمانوں کو بہت دکھ ہوا ہے۔ کیونکہ دنیا کے تمام مسلمان ایک جسم کی حیثیت رکھتے ہیں جب جسم کے ایک حصے کو تکلیف پہنچتی ہے تو دوسرے حصے کو بھی اس کی تکلیف ہوتی ہے۔ دنیا کی تمام مسلمان ریاستیں جسد واحد کے ٹکڑے ہیں۔ جب ایک جگہ کوئی واقعہ پیش آتا ہے تو اس سے تمام دنیا کے مسلمان متاثر ہوتے ہیں۔ مولانا نے کہا کہ ۱۹۶۵ء میں بھارت سے جنگ میں پاکستان کی فتح و نصرت اور کامیابی نے دنیا کے تمام مسلمانوں کے سر اونچے کر دیئے تھے۔ مجھے بعد ازاں جب افریقہ کا دورہ کرنے کا اتفاق ہوا۔ تو وہاں کے مسلمانوں نے مجھے بتایا کہ پاکستان نے بھارت کو شکست دے کر دنیا کے تمام مسلمانوں کی عزت رکھ لی۔

مولانا نے کہا کہ اسرائیل اور عربوں کی حالیہ جنگ سے دنیا کے تمام مسلمانوں کی گردنیں نیچی ہو گئی ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ شکست کے اسباب کا جائزہ لیا جائے۔ اور یہ فیصلہ کیا جائے۔ کہ مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیئے

انسانوں کی تقسیم

تقریر جاری رکھتے ہوئے مولانا نے کہا کہ دنیا میں مختلف قسم کے انسان بستے ہیں کوئی گورا ہے۔ کوئی کالا۔ کوئی اعلیٰ نسب کا حامل ہے۔ اور کوئی کم درجہ نسب کا۔ کوئی کسی علاقے میں رہتا ہے۔ اور کوئی دوسرے علاقے میں کوئی دریائے اس پار رہتا ہے اور کوئی دریا کے اس پار کوئی وادی میں رہائش پذیر ہے اور کوئی پہاڑی علاقوں میں لیکن۔

اسلام کو یہ تقسیم پسند نہیں کیونکہ تمام انسان ایک ہی باپ یعنی آدمؑ کی اولاد ہیں عربی کو عجمی پر۔ گورے کو کالے پر اور طاقتور کو کمزور پر کوئی فضیلت نہیں ہے۔ اسلام نے انسانوں کو صرف دو حصوں پر تقسیم کیا ہے۔ ایک ملت اسلامیہ اور دوسری ملت کفر اور یہی تقسیم آخرت میں چلے گی کچھ لوگ اہل جنت ہوں گے اور باقی اہل جہنم

حضرت خالد بن ولید کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے مولانا نے کہا کہ جب حضرت خالد ماہان ارمنی کے دربار میں اسلام کا پیغام لے کر گئے۔ تو انہوں نے اس سے بڑی بے تکلفی سے باتیں شروع کر دیں۔ تمام اہل دربار حیران تھے۔ کیونکہ حضرت خالد نے کسی رسمی ادب و آداب کا خیال نہ رکھا تھا۔ لیکن ماہان ارمنی نے .... حضرت خالد کی باتوں کو بہت پسند کیا اور کہا۔ اے خالد کیا ہی اچھا ہو اگر تم میرے بھائی بن جاؤ۔ حضرت خالد نے جواب دیا کہ اس کا ایک ہی طریقہ ہے۔ اور وہ یہ کہ تم مسلمان ہو جاؤ۔ ماہان ارمنی نے انکار کیا تو حضرت خالد بولے کہ مسلمان ہونے کی وجہ سے تو میں نے اپنے سگے بھائی کو چھوڑ دیا ہے۔ پھر میں تمہیں اپنا بھائی کیوں بناؤں۔

اسلام کے شیدائی کا مرتبہ

مولانا نے حضرت بلالؓ اور رسول اکرمؐ کے چچا ابولہب کی مثال دیتے ہوئے کہا۔ کہ حضرت بلالؓ حبشی افریقہ کے رہنے والے تھے اور سیاہ فام تھے۔ اور رسول اکرمؐ کے چچا ابولہب بہت خوبصورت تھے۔ لیکن حضور کے نزدیک حضرت بلال حبشی کی زیادہ عزت تھی کیونکہ وہ اسلام کے سچے شیدائی تھے۔ اور ابولہب نے اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ مولانا نے کہا کہ اس سے ظاہر ہوا۔ کہ اسلام کے نزدیک۔ قوم۔ وطن۔ رنگ نسل کی کوئی حیثیت نہیں۔ اور اگر انسانوں کو تقسیم کیا جاسکتا ہے تو وہ صرف ملت اسلامیہ اور ملت کفر میں ہی تقسیم کئے جاسکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہیں

مولانا نے کہا کہ اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہیں۔ وہ جو چاہیں کر سکتے ہیں۔ جس زمین کو چاہیں سر سبز و شاداب بنادیں۔ اور جسے چاہیں خشک اور بنجر بنا دیں۔ وہ خالق حقیقی اور رازق حقیقی ہیں۔ جسے چاہیں اولاد دیں اور جسے چاہیں اس نعمت سے محروم کر دیں۔ مولانا نے خاندانی منصوبہ بندی پر سخت تنقید کی۔ اور کہا کہ جب سے انسان نے بچوں کی پیدائش کی ناکہ بندی شروع کی ہے اس وقت سے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو بیک وقت دو دو اور تین تین بچے دینا شروع کر دیئے ہیں۔ مولانا نے اپنے ایک دوست کا واقعہ سنایا اور کہا کہ میرے ایک دوست ہیں۔ وہ ایک سال تک یورپ کا دورہ کرتے رہے۔ تاکہ اس سال بچے کی پیدائش نہ ہو۔ لیکن جب وہ وطن واپس لوٹے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں دوسرے سال بیک وقت دو بچے دیئے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے اب خیال آیا ہے کہ یورپ کے سفر پر میرے اخراجات ضائع ہو گئے۔ اور اللہ تعالیٰ نے کوٹہ پھر بھی پورا کر دیا۔ مولانا نے کہا کہ انسان کو غلط فہمی ہے۔ کہ وہ پیدائش پر کنٹرول کر سکتا ہے حالانکہ پیدا کرنا یا نہ کرنا اللہ کے اختیار میں ہے۔

ظالم بادشاہ

مولانا نے اس موقعہ پر نوشیرواں بادشاہ

کا واقعہ سنایا۔ اور کہا کہ ایک بار نوشیرواں بادشاہ شکار کو گیا۔ جب اسے پیاس لگی تو وہ ایک قریبی باغ میں چلا گیا۔ باغ کے رکھوالے کا لڑکا وہاں موجود تھا۔ اس نے بادشاہ کا بھولا بھٹکا مسافر سمجھ کر باغ سے ایک انار توڑ کر اس کا رس نکال کر پلایا۔ انار کے رس کا ذائقہ بہت اچھا تھا چنانچہ بادشاہ نے دل میں سوچا کہ وہ اس باغ کو خرید ے گا۔ اور اگر باغ کے مالک نے وہ باغ بیچنے سے انکار کر دیا تو وہ باغ زبردستی حاصل کرلے گا۔ بادشاہ نے لڑکے کو ایک اور انار لانے کو کہا جب لڑکا دوسرا انار لایا اور اسے چھیلا گیا۔ تو اس کا رس خشک ہو چکا تھا بادشاہ نے لڑکے سے اس کی وجہ پوچھی تو اس نے بتایا کہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس ملک کے بادشاہ نے ظلم کا ارادہ کیا ہے تبھی خدا تعالے نے ان اناروں کا رس خشک کر لیا ہے۔ بادشاہ نے دل میں سوچا کہ اس نے برا سوچا چنانچہ اس نے دل ہی میں توبہ کرلی۔ اور لڑکے کو تیسرا انار لانے کو کہا لڑکا تیسرا انار لایا اسے چھیل کر دیکھا گیا۔ تو وہ پہلے انار کی طرح تر و تازہ۔ شگفتہ اور خوش ذائقہ تھا۔ بادشاہ نے لڑکے سے اس کی وجہ پوچھی۔ تو اس نے جواب دیا کہ میرا خیال ہے۔ کہ اس ملک میں ظالم بادشاہ نے ظلم سے توبہ کرلی ہے

مولانا نے کہا کہ جس ملک کا بادشاہ ظالم ہوتا ہے۔ وہاں آسمان سے پانی برسنا بند ہو جاتا ہے۔ اور زمین کی اگنے کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے

بارش کا نسخہ

مولانا نے کہا کہ گزشتہ فروری اور مارچ میں حکومت نے چار علماء کو کوئٹہ کے علاقہ میں نظر بند کر دیا تھا۔ وہاں اس عرصہ میں دو دو تین تین بارشیں ہوئیں لوگوں نے کہا کہ ان مقدس ہستیوں کی وجہ سے بارشیں ہوئیں ورنہ اس علاقے میں تو گزشتہ سات سال سے بارشیں نہیں ہوئیں۔ مولانا نے کہا کہ یہ کوئٹہ والوں کو علماء سے عقیدت اور محبت ہے۔ ورنہ اگر حکومت کو بارش کا یہ نسخہ معلوم ہو جائے۔ تو وہ ہر سال علماء کو نظر بند کرے گی۔

(باقی آئندہ)

اعلانات

●

مولانا ابوزاہد محمد اشرف ہمدانی نے مسجد جامعہ مکیہ کمالیہ ضلع لائل پور سے خطابت ترک کر دی ہے آئندہ کے لئے خط وکتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کی جاوے۔

مولانا ابوالزاہد محمد اشرف ہمدانی خطیب مسجد جامعہ مدنیہ لکڑ والا پل گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

●

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم لیہ ضلع مظفر گڑھ میں طلبہ کا داخلہ صرف ایک ماہ کے لئے جاری ہے۔ خواہشمند طلبا فوری طور پر توجہ فرماویں شرائط کے لئے مدرسہ کو تحریر فرماویں یا خود ملاقات کریں۔ محمد قاسم عفی عنہ

●

ایک تجربہ کار قابل استاذ، سند یافتہ قاری، حافظ پڑھانے کے لئے جگہ کے متلاشی ہیں۔ ضرورتمند اصحاب پتہ ذیل پر لکھیں۔

حافظ نور محمد انور ۔ خدام الدین شیرانوالہ دروازہ لاہور

ضروری اعلان

بعض احباب کے استفسار کے جواب میں گذارش ہے کہ مبینہ عبدالغنی صاحب جنہوں نے گذشتہ دنوں کوئی وظائف کا اشتہار چھپوا کر ان کو بھیجا ہے اور منگوانے کا پتہ مولوی عبدالغنی خادم مسجد شیرانوالہ دروازہ لاہور مشتہر کیا ہے۔ سو اس سلسلہ میں عرض ہے کہ یہ عبدالغنی صاحب نہ تو کبھی پہلے خادم مقرر کئے گئے تھے نہ اب شیرانوالہ مسجد کے خادم ہیں۔ بلکہ انجمن خدام الدین اور امیر انجمن اور امیر موصوف کے اعزہ و متعلقین سے کبھی بھی کوئی خصوصی تعلق نہیں رہا نہ اب ہے۔

لہذا تمام اصحاب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مطبوعات انجمن خدام الدین اور اشتہار وظائف مسنونہ کے سلسلہ میں صرف ناظم انجمن ہی سے جملہ خط وکتابت کی جائے۔ (ناظم انجمن خدام الدین)

جامعہ عربیہ تعلیم الابرار رجسٹرڈ ملتان کا سالانہ جلسہ

جامعہ عربیہ تعلیم الابرار رجسٹرڈ عیدگاہ روڈ ملتان کا سالانہ جلسہ ۱۶، ۱۷، ۱۸ جمادی الثانی بمطابق ۲۱، ۲۲، ۲۳ ستمبر ۱۹۶۷ء بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ جلسہ کی مختلف سات نشستوں میں ملک کے مقتدر علماء کرام و مشائخ عظام خطاب کریں گے

ابوالحسن قاسمی مہتمم جامعہ عربیہ تعلیم الابرار رجسٹرڈ عیدگاہ روڈ ملتان

بقیہ اداریہ

پر مغربی استعمار اور اسرائیل کی تلوار لٹک رہی ہے تو تف ہے ہم پر اگر ہم اس کا گھاؤ اپنے دلوں میں نہ دیکھیں، اگر اردن اور شام میں مسلمانوں اور پیروان توحید کی لاشیں تڑپ رہی ہیں تو ڈوب مرنے کا مقام ہے۔ ان کروڑوں زندگیوں پر جن کے دلوں میں اس کی تڑپ نہ ہو اور اگر متحدہ عرب جمہوریہ کے کسی حامیٔ وطن کے حلق بریدہ سے خون کا فوارہ پھوٹ رہا ہے تو کیا کہئے اُس کے ایمان کو جس کے منہ سے دل و جگر کے ٹکڑے نہیں گرتے اور ہزار پھٹکار ہو اللہ اور اُس کے ملائکہ کی ان شقی القلب انسان نما بھیڑیوں پر جو آج بھی عربوں کا مذاق اڑاتے اور ان کی عارضی شکست و ہزیمت پر پھبتیاں کستے ہیں۔ خوب اچھی طرح سن لیجئے کہ اگر ہم میں ایمان اور اسلام کی روح کا ایک ذرہ بھی باقی ہے۔ تو ہمارے قلوب کو سرزمین شام و اُردن اور مصر کی وحشیانہ بربادی پر بے چین ہونا چاہیئے۔ کیونکہ وہاں کا چپہ چپہ مقدس اور ساری تاریخ کے بے بہا آثار کا دفینہ ہے۔ خصوصیت سے بیت المقدس کا یہودیوں کے قبضے میں چلے جانا تو ہماری غیرت و حمیت کے لئے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے۔ آیئے! ہم سب مل کر عہد کریں کہ ہم اس سرزمین کے چپہ چپہ کو واگذار کرانے اور صیہونیت کے ناسور کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے لئے اپنی تمام مساعی اور تن من وقف کر دیں گے اور جب ضرورت پڑی ہر محاذ پر اپنے عرب بھائیوں کے دوش بدوش لڑیں گے اب فوری طور پر ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنے عرب بھائیوں کے نقصانات کو دور کرنے کی سرتوڑ کوشش کریں ان کی مشکلات میں اُن کا ہاتھ بٹائیں۔ اور ضروری اور مطلوبہ اشیاء فراہم کر کے زیادہ سے زیادہ مقدار میں انہیں بھجوائیں۔ تاکہ وہ از سر نو اپنی قوت مجتمع کر کے اپنے مخالف پر کاری ضرب لگائیں۔ اور اسے صفحۂ ہستی سے نیست و نابود کر دیں۔ آخر میں اُن انسان دوست تنظیموں اور اداروں کو جو اپنے طور پر عرب بھائیوں کے لئے عطیات اور امدادی سامان جمع کر رہے ہیں درخواست کرتے ہیں کہ وہ بھی اپنی مساعی کا حاصل صدارتی فنڈ میں جمع کرا دیں۔ تاکہ پاکستان سے زیادہ سامان ایک نظم اور ضبط کے ساتھ ضرورت مند عرب ملکوں کو بھیجا جا سکے نیز حکومت سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ صدارتی فنڈ کے انتظام و نگرانی کی کمیٹی میں بے لوث، دیانت دار درد دل رکھنے والے اسلامی غیرت و حمیت کے مظہر نمائندے شامل کرے اور عوامی نمائندگی کو نظر انداز نہ کرے تاکہ کام بہتر سے بہتر صورت میں اور پورے احساس کے ساتھ انجام پذیر ہو۔ وما علینا الا البلاغ۔

قرارداد انجمن اہل سنت والجماعت

بعد از نماز عشاء

اہالیان لوہاری منڈی و مقتدیاں جامع مسجد پٹولیاں لوہاری منڈی لاہور کا یہ جلسہ محکمہ اوقاف کے مصدرہ حکم بابت برطرفی خطیب جامع مسجد پٹولیاں مولانا محمد الیاس صاحب، کے خلاف سخت غم وغصہ کا اظہار کرتے ہوئے صدائے احتجاج بلند کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ مذکورہ حکم کو فی الفور منسوخ کیا جائے۔ اور اراکین انجمن و مقتدیان کی تشویش کو دور کیا جائے۔ اراکین انجمن مقتدیاں محکمہ اوقاف کو واضح کرتے ہیں۔ کہ اس جامع مسجد میں کسی اور خطیب کو ہرگز ہرگز برداشت نہیں کیا جائے گا۔

محمد افضل بیگ سکریٹری انجمن اہلسنت والجماعت
لوہاری منڈی لاہور

جامع مسجد پٹولیاں لوہاری منڈی کا یہ عظیم اجتماع محکمہ اوقاف کے جاری کردہ اس نوٹس کے خلاف سخت نفرت اور غصہ کا اظہار کرتا ہے۔ کہ اس نے ہمارے خطیب حضرت مولانا محمد الیاس صاحب کو بلا وجہ ۱۵ روز کا نوٹس جاری کر کے ظلم عظیم کیا ہے ہم حکومت مغربی پاکستان اور محکمہ اوقاف کے حکام سے پُرزور مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ وہ اس نوٹس کو واپس لے کر ہمارے بڑھتے ہوئے اضطراب کو دور کرے۔ یہاں ہم کسی اور خطیب کو ہرگز برداشت نہیں کریں گے اگر ہمارے خطیب صاحب کے خلاف محکمہ کے پاس کوئی ثبوت موجود ہے۔ تو وہ اُسے کھلی عدالت میں پیش کرے۔

مولانا محمد الیاس خطیب جامع مسجد پٹولیاں لاہور کو خطابت سے علیحدگی کے نوٹس دیئے جانے پر احتجاج

لاہور ۱۳ جون۔ لاہور کے دیوبندی مکتب فکر کے تمام علما اور خطباء نے جمعہ کے اجتماعات میں قرارداد کے ذریعہ جامعہ مسجد پٹولیاں اندرون لوہاری دروازہ لاہور کے خطیب مولانا محمد الیاس صاحب کو محکمہ اوقاف کی جانب سے خطابت سے علیحدگی کا نوٹس دیئے جانے پر شدید احتجاج کیا ہے۔ قراردادوں میں کہا گیا ہے۔ کہ مولانا موصوف کو بغیر کسی وجہ کے علیحدہ کیا گیا ہے۔ جو آئین اور انصاف کے سراسر منافی ہے محکمہ اوقاف کو چاہیئے کہ یہ نوٹس واپس لے کر علماء اور عامۃ المسلمین کے اضطراب کو دور کرے پٹولیاں والی مسجد کے عوام نے اپنی قرارداد میں محکمہ اوقاف کو اس بات سے آگاہ کیا ہے۔ کہ وہ مولانا محمد الیاس صاحب کے سوا اور کسی خطیب کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اس لئے امن و امان کی فضا کو قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ مولانا کو اسی منصب پر بحال کر دیا جائے۔

نیز آج جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے ناظم عمومی مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے صدر پاکستان محمد ایوب خاں صاحب کو ایک تار بھی ارسال کیا ہے جس میں کہا گیا ہے۔ کہ اوقاف کے وزیر صاحب نے فرمایا ہے۔ کہ جمعرات کو عید نہ پڑھنے والے اوقاف کے خطیب نہیں رہ سکتے۔ مولانا ہزاروی نے صدر صاحب کو اس بات سے آگاہ کیا ہے کہ جمعرات کو عید نہ پڑھنے والوں میں ہر مکتب فکر کے لوگ شامل ہیں۔ خود لاہور کے اوقاف کے زونل اور ڈسٹرکٹ خطیب مولانا امین الحسنات اور مولانا مفتی محمد حسین نعیمی نے بھی جمعہ کو عید پڑھنے کا فتویٰ دیا تھا۔ یہی حال ملک کے دوسرے حصوں کا ہے۔ لیکن حیرت کی بات تو یہ ہے۔ کہ علیحدگی کے نوٹس صرف علماء دیوبند کو دیئے جا رہے ہیں۔ اس طرح ایک طرح کی جانبداری کا ثبوت دیا جا رہا ہے۔ مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے محکمہ اوقاف کے سیکشن آفیسر ملک احسان اور احسان الحق منہاس ناظم مساجد اوقاف کے رویہ کو ناقابل برداشت گردانتے ہوئے صدر صاحب کو مطلع کیا ہے۔ کہ یہ لوگ اپنی غلط پالیسی کی بنا پر ملک و ملت کے وقار کو نقصان پہنچانے کا سبب بن رہے ہیں۔ اس طرح حکومت۔ علما اور عوام کے درمیان غلط فہمیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ جن کا سدباب ضروری ہے جمعیۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن نے اپنے ایک ہنگامی اجلاس میں مولانا محمد الیاس صاحب کی بیدخلی کے نوٹس پر ایک قرارداد کے ذریعہ شدید احتجاج کیا ہے۔ اور محکمہ اوقاف سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ وہ فوراً اس نوٹس کو واپس لے کر مولانا موصوف کو امامت و خطابت کے منصب پر بحال کرے۔

حکیم مختار الحسینی
ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن

بقیہ احادیث الرسول

جگہ ہے۔ اور آپ اپنے سینہ کی طرف اشارہ فرما رہے تھے۔ انسان کو برائی کی بس یہی چیز کافی ہے۔ کہ اپنے مسلمان بھائی کی تحقیر کرے۔ مسلمان کی ساری چیزیں مسلمان پر حرام ہیں۔ اس کا خون، اس کی آبرو اور اس کا مال۔ اللہ تعالےٰ تمہارے جسموں اور شکلوں اور تمہارے اعمال کی طرف نظر نہیں فرماتا۔ بلکہ وہ تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے۔ کہ نہ حسد کرو۔ اور نہ آپس میں بغض رکھو۔ اور کسی چیز کی ٹوہ میں نہ لگو اور نہ ہی جاسوسی کرو۔ اور نہ کسی کا سودا بگاڑو (یعنی خرید کرنے کا ارادہ نہیں فضول قیمت بڑھا دو) اور خدا کے بندو بھائی بھائی ہو جاؤ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ قطع تعلقات نہ کرو۔ اور بے تعلقی نہ اختیار کرو۔ اور نہ آپس میں بغض رکھو۔ نہ حسد کرو۔ اور سب اللہ تعالےٰ کے بندو بھائی بھائی ہو جاؤ، اور ایک روایت میں ہے۔ کہ آپس میں ملنا نہ چھوڑو۔ اور تم میں سے کوئی کسی کی خرید و فروخت پر معاملہ نہ کرے۔ امام مسلم نے ان تمام روایات کو جمع کیا ہے۔ اور امام بخاری نے اس کے اکثر حصہ کو ذکر کیا ہے

بقیہ - صفحہ ۱۹ سے آگے

تقاضہ یہ۔ کہ ہم لوگوں کو فاقہ کشی سے بچائیں اور ان کے ساتھ ہمدردی کرکے خدا اور رسول کو راضی کریں۔ علمائے کرام اپنے خطبات اور درس میں اپنی اپنی جگہ پر ایسے سماجی مسائل کو اسلامی روشنی میں حاضرین کے سامنے پیش کریں۔ تو معاشرتی بہبود کی راہ کھل سکتی ہے

ابو الریاض محمد امین (بہاولپور)

اناج کی ذخیرہ اندوزی گناہ ہے

۱۔ اس وقت ملک میں اناج کا مسئلہ درپیش ہے۔ اور ذخیرہ اندوزی نے مہنگائی کو اور بھی بڑھا دیا ہے۔ یہ کہنا غلط نہ ہوگا۔ کہ ملک میں غلہ کی اتنی کمی نہیں جتنی بنائی گئی ہے۔ پاک بھارت جنگ سے پیداوار پر ضرور اثر پڑا تھا۔ لیکن وہ اثر بھی اتنا نہیں جتنا ــــ خود ذخیرہ اندوزوں، منافع خوروں، سمگلروں اور چور بازاری کرنے والوں نے بنا دیا ہے۔

۲۔ حضور صلعم نے فرمایا کہ اناج کی ذخیرہ اندوزی نہ کرو۔ یہ گناہ ہے اس وقت قوم کو اناج کی ضرورت ہے لیکن منافع خو........ اسے تجارتی ذہن سے نفع خوری کی خاطر روک لیتے ہیں۔ یہ بالکل ایسا ہی ہے۔ جس طرح کسی کی مجبوری سے ناجائز فائدہ اٹھایا جائے۔ ایسی ذہنیت اچھی نہیں اور اس پر عمل کرنا سراسر گناہ ہے۔

۳۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ حضور صلعم ایک دفعہ ایک اناج کے ڈھیر پر سے گزرے۔ حضور نے اس ڈھیر کے اندر ہاتھ ڈالا تو نمی محسوس کی حضور صلعم نے فرمایا کہ غلہ کو نمناک کیوں کر دیا ہے۔ تاجر نے کہا۔ جی یہ بارش کی وجہ سے ہے۔ آپؐ نے فرمایا پھر اس نمناک اناج کو نیچے کیوں کر دیا۔ اوپر کیوں نہیں رکھا۔ تاکہ گاہک دیکھ سکے مزید فرمایا۔ جو شخص غلہ فروخت کرتے وقت دھوکہ دیتا ہے۔ وہ ہم میں سے نہیں۔ یہ بھی ایک قسم کی ملاوٹ ہے۔ اور ملاوٹ گناہ ہے

۴۔ حضور کے بعد خلفاء راشدین بھی اناج کی ذخیرہ اندوزی منع فرمایا کرتے تھے۔ بزرگان دین کی روایات میں بھی مرقوم ہے۔ کہ وہ اناج کی جملہ اقسام کو روکنا بڑا گناہ سمجھتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت ابوسعید نے صمد جرجانی ایک بغدادی تاجر کو صرف اس لئے اپنے پاس سے اٹھا دیا۔ کہ وہ اناج کا ذخیرہ رکھتا تھا۔ اور گراں قیمت پر بیچا کرتا تھا حالانکہ غریب فاقے کیا کرتے تھے۔

۵۔ ہمارے ملک میں غلہ موجود ہے ذخیرہ اندوز منافع خور اناج پر سانپ بن کر بیٹھ جاتے ہیں۔ تاکہ مہنگے دام بیچ کر خوب منافع کمائیں۔ یہی حال سمگلروں کا ہے۔ وہ بھی زیادہ داموں بیچنے کے لئے قانون شکنی سے اناج دونوں سرحدوں سے سمگل کرتے ہیں۔ اور ملکوں میں یعنی گندم بہت ہی مہنگی ہوتی ہے۔ ایسی ذہنیت پر اسلام نے کاری ضرب لگائی ہے ناجائز نفع خوری اور ذخیرہ اندوزی کی ذہنیت بالکل سود خوری اور خود غرضی کے قریب لے جاتی ہے۔ عوام سے ہمدردی غریبوں سے بھلائی کا جذبہ فوت ہو جاتا ہے۔ قوم کو اناج کی ضرورت ہے۔ اناج بڑے بڑے زمینداروں اور منڈیوں میں بڑے تاجروں کے پاس موجود ہے۔ پھر یہ باہر نہ نکالنا گناہ نہیں تو اور کیا ہے۔ یا خفیہ سمگل کرنا کہاں کی تجارت ہے۔ کیا چور بازاری میں زیادہ ثواب ہے۔

۶۔ ایک صحابی کی روایت ہے کہ مدینہ منورہ میں ایک دفعہ اناج کی قلت ہوئی اور مسلمانوں کو اناج کی ضرورت ہوئی۔ ایک صحابی نے حضور کا اشارہ پاتے ہی اپنے ذخیروں کے منہ کھول دیئے اور غربا میں اناج مفت بانٹ دیا۔ آج ہم بھی انکا کلمہ پڑھنے والے ہیں بالکل متضاد نظریہ سے سوچتے ہیں۔ کہ کن کن ذرائع سے زیادہ سے زیادہ نفع کمایا جائے۔ جس فعل کو حضورؐ نے بالصراحت گناہ قرار دیا ہے۔ ہم کس دیدہ دلیری سے اسے تجارت کی آڑ لے کر پست ذہنیت سے لوگوں کا خون چوستے اور ملک و قوم سے غداری کر رہے ہیں۔ اور شریعت کی خلاف ورزی اس کے سوا ہے جو کہ بڑا گناہ ہے

۷۔ ایک دفعہ مشرکین مکہ کا غلہ بیرونی علاقہ کے ایک مسلمان سردار نے بند کر دیا مشرکین مکہ نے ہرچند کوشش کی مگر مسلمان سردار نہ مانا۔ آخر مشرکین مکہ نے حضور کی سفارش چاہی اور نبی رحمت نے مسلمان سردار کو اناج بھیجنے کی ہدایت کی۔ اور فرمایا۔ کہ اناج بند نہ کرو۔ اور کسی کی مجبوری سے ناجائز فائدہ نہ اٹھاؤ سبحان اللہ

۸۔ اس کے علاوہ تیسرا معاملہ آمیزش کا ہے یہ آمیزش بھی دھوکہ دہی ہے۔ جو کہ حرام ہے۔ آمیزش سے میری مراد یہ ہے کہ اچھی بری چیز کو مخلوط کر کے مہنگے بھاؤ فروخت کیا جائے اسلام گراں فروشی اور ملاوٹ دونوں کو برا جانتا ہے۔ پھر آج کل اکثر تاجر اور دکاندار آپس میں اتفاق کر کے قیمتیں بڑھا دیتے ہیں۔ ایسی ذہنیت بھی ملک دشمنی اور خود غرضی پر مبنی ہے۔ اس سے انسان دشمنی کی بو آتی ہے۔ یہ ایک زیادتی اور ظلم ہے۔ اور خدا ظالم اور زیادتی کرنے والے کو ہرگز پسند نہیں کرتا گھی۔ دودھ۔ دہی۔ آٹا۔ چاء۔ اناج سب میں ملاوٹ ہے

۹۔ ایک دفعہ حضور صلعم نے تاجروں کو جمع کر کے فرمایا۔ کہ بعض سوداگر قیامت کے روز جھوٹے اور نافرمان شمار ہوں گے۔ جنہوں نے تجارت میں خیانت زیادہ نفع خوری۔ ذخیرہ اندوزی اور دھوکہ دہی۔ ملاوٹ روا سمجھی۔ ایسے تاجروں کی قیامت کے روز سخت پرسش ہوگی۔ خداوند تعالیٰ ہم سب کے حال پر رحم کرے۔ آمین آج کل ایک بیماری بھی ہے۔ کہ بیٹھے بٹھائے ٹیلیفون پر یا تار پر خرید فروخت کرتے رہتے ہیں۔ یہ بھی ناجائز ہے۔ اسے سٹہ کہتے ہیں۔

۱۰۔ قرآن اور حدیث پر ہمارا ایمان ہے حضورؐ اور بزرگان دین کا فعل ہمارے لئے سنت ہے۔ اور یہی اسلامی قوانین ہیں جن کی ہم الا ماشاء اللہ خلاف ورزی کرتے ہیں۔ پھر ملکی قانون بھی۔ اس کی اجازت نہیں دیتا۔ انسانی ہمدردی کا

(باقی صفحہ ۱۸ پر)

۲۳ جون ۱۹۶۷ء — ۲۰ — ٹیلیفون ۶۷۵۴۵

رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۰۴۷

The Weekly "KHUDDAMUDDIN"
LAHORE (PAKISTAN)

چیف ایڈیٹر عبید اللہ انور

منظور شدہ محکمۂ تعلیم (۱) لاہور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری G/۱۶۳۲۱ مورخہ ۳ مئی ۱۹۵۶ء (۲) پشاور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری T.B.C ۲۳۶-۲۸۱ مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۵۶ء (۳) کوئٹہ ریجن بذریعہ چٹھی نمبری DD ۹-۲-۶۷۶۸/۳۹ مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۶۴ء (۴) راولپنڈی ریجن بذریعہ میمو نمبر ۲ G/۴۶-۱۵۳۱۰ مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۶۷ء

آستانۂ رسالت پر

مضطر گجراتی

صبحِ ازل ہے جس سے صباحت لئے ہوئے
وہ نور ہے حضورؐ کی صورت لئے ہوئے

فاراں کی چوٹیوں سے کیا آپؐ نے ظہور
فرقِ مبیں پہ تاجِ رسالت لئے ہوئے

قدسی زباں، کلامِ الٰہی کی ترجماں
حسنِ بیاں خزانۂ حکمت لئے ہوئے

نقشِ قدم بہار کا آئینۂ جمال
دستِ کرم چمن کی لطافت لئے ہوئے

ابرِ رواں کو آپؐ کے دیدار کی لگن
بادِ وزاں حضورؐ کی چاہت لئے ہوئے

لب وا ہوئے تو رحمتِ حق کی چلی نسیم
اٹھی نظر تو کوثر و جنّت لئے ہوئے

غارِ حرا، وہ آپؐ کی پہلی نشست گاہ
اب تک ہے وحیِ پاک کی برکت لئے ہوئے

وہ غارِ ثور، منزلِ ہجرت حضورؐ کی
اب تک ہے جاں نواز سکینت لئے ہوئے

وہ پاک و دلنواز مشاعرِ خلیلؑ کے
اب تک ہیں آب و رنگِ شریعت لئے ہوئے

وہ مسجدِ قبا، وہ عبادت گہِ یقیں
اب تک ہے گنجِ یُمن و سعادت لئے ہوئے

وہ رہگذر جو آپؐ کے قدموں سے چھو گئی
ہر کہکشاں سے بڑھ گئی طلعت لئے ہوئے

عرشِ زمیں ہے حجرۂ صدیقہؓ رسولؐ
پہلو میں کائنات کی زینت لئے ہوئے

صورت نما ہے گنبدِ خضرےٰ کی شکل میں
حسن و دوام جلوۂ عظمت لئے ہوئے

جو آگئے حضورؐ کی محفل میں خوش نصیب
لوٹے مہ و نجوم پہ قدرت لئے ہوئے

لاکھوں سلام آپؐ کی ذاتِ کریم پر
آیا تھا کون اس طرح رحمت لئے ہوئے

دنیا کو یوں حضورؐ نے بخشی حیاتِ نَو
ذرے ہیں آفتاب کی قسمت لئے ہوئے

حاضر ہے آستانۂ قدسی پہ اک غلام
پلکوں پہ چند اشکِ ندامت لئے ہوئے

مضطرؔ کو قرب چاہیئے بس آپؐ کا حضور
بیٹھے رہیں ملائکہ جنّت لئے ہوئے

فیروز سنز لمیٹڈ لاہور میں باہتمام عبید اللہ انور پرنٹر اینڈ پبلشر چھپا اور دفتر خدام الدین شیرانوالہ گیٹ لاہور سے شائع ہوا